Ali Infoz 03101190027

سورۃ التین کے الفاظ معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
خلقنا	پیدا	ممنون	ختم ہونے والا
رددنہ	ہم نے لوٹا دیا	یکذبک	جھٹلاتے ہو
سفلین		والبلد	شہر

سورۃ العلق کے الفاظ معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
علق	جما ہوا خون	بالناصیۃ	پیشانی
لیطغیٰ	سرکشی	سندع	عنقریب ہم بلائے گے
وتولی	منہ موڑا	الزبانیۃ	عذاب کے فرشتے

سورۃ القدر کے الفاظ معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
انزلنہ	ہم نے اتارا	کل	تمام
خیر	بہتر	فیھا	اس میں
الف	ہزار	باذن	حکم

سورۃ البینہ کے الفاظ معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
منفکین	منافقین	مطھرۃ	پاکیزہ
تفرق	مختلف	مخلصین	خالص
خلدین	ہمیشہ	ویقیمو	قائم کیا

Ali Infoz 03101190027

باب اول: قرآن مجید و حدیث

سورۃ التین، سورۃ العلق، سورۃ القدر، سورۃ البینہ مزبانی یاد کریں۔

تین قرآنی دعائیں (حفظ و ترجمہ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا:

ترجمہ: اے میرے رب تو میری طرف سے جو اچھی چیز اتارے بے شک میں اس کا محتاج ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا۔

عقیدہ ختم نبوت:

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

Scanned with CamScanner

1. نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع ہوا۔

(الف) حضرت نوح علیہ السلام سے (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے

(ج) حضرت آدم علیہ السلام سے (د) حضرت ادریس السلام سے

2. حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے اخری نبی اور" خاتم النبیین" ہیں۔ یہ عقیدہ کہلاتا ہے۔

(الف) عقیدہ ختم نبوت (ب) عقیدہ رسالت (ج) عقیدہ توحید (د) عقیدہ اخرت

3. دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

(الف) والدین کا نافرمان (ب) عقیدہ ختم نبوت کا منکر

(ج) جھوٹ بولنے والا (د) بے نمازی

4. عقیدہ ختم نبوت کے متعلق آیت شامل ہے۔

(الف) سورۃ البقرہ میں (ب) سورۃ النور میں (ج) سورۃ الاحزاب میں (د) سورۃ محمد میں

5. نبوت و رسالت کی عمارت میں نبی اکرم ﷺ ہیں۔

(الف) اخری محراب (ب) اخری دروازہ (ج) اخری بنیاد (د) اخری اینٹ

سوال نمبر 2 : درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

س1: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی روحانی افزائش اور نشوونما کے لیے کیا انتظام کیا؟

ج: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی روحانی افزائش اور نشوونما کے لئے دنیا میں اپنے برگزیدہ یعنی انبیائے کرام اور کرابیں نازل فرمائیں۔

س2: خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں؟

ج: خاتم النبیین کے معنی ہے نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا۔

س3 : عقیدہ نبوت کے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں؟

ج: ترجمہ: محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور اخری نبی ہیں(سورہ احزاب 33 آیت نمبر 40)

س4: عقیدہ ختم نبوت کے متعلق ایک حدیث لکھیں۔

ج: ترجمہ: میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔

س5: گزشتہ تمام شریعتوں کے منسوخ ہونے کی دو بڑی وجوہات لکھیں۔

ج: گزشتہ تمام شریعتوں کے منسوخ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ اخری نبی ہے۔ اور اخری آسمانی کتاب بھی آپ ﷺ پر نازل کی گئی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی آسمانی کتاب نازل ہوگی اس وجہ سے پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا گیا۔

سوال نمبر 3 : تفصیلی جوابات دیں۔

س1: عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

ج: عقیدہ ختم نبوت سے مراد، حضرت محمد ﷺ کے اخری نبی ہونے پر ایمان رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے جس سلسلے کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے کیا تھا اسے حضرت نبی اکرم ﷺ پر ختم کر دیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ ایک حدیث میں حضور کے اخری نبی ﷺ ہونے کا ذکر آیا ہے کہ

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ترجمہ: میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئیگا۔

س2: عقیدہ ختم نبوت، رسالتِ محمدی ﷺ کی اہم ترین خصوصیت ہے وضاحت کریں

ج: عقیدہ ختم نبوت رسالت محمدی ﷺ کی اہم ترین خصوصیت ہے۔اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔آپ ﷺ کی بعثت کے ساتھ وحی کی آمد کا سلسلہ رک چکا ہے۔اب نہ کوئی کتاب نازل ہوگی اور نہ کوئی نئی شریعت لے کر آئے گا۔شریعت محمدی ﷺ نے اپنے سے پہلے تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لانے کا اہم ترین تقاضا نبی اکرم ﷺ پر نازل شدہ کتاب اور شریعت کو دائمی اور ابدی ماننا ہے۔

خالی جگہ پر کریں۔

1) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں (مردوں میں)
2) عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے۔
3) عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔
4) ختم نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا اور کذاب ہے۔
5) تمام انسانوں کے لئے کامیابی کا راستہ قرآن مجید اور شریعت محمدی ﷺ کی اتباع ہے۔

فرشتوں پر ایمان

سوال نمبر1: خالی جگہ پُر کریں

1) حضرت جبریل علیہ السلام تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔
2) حضرت میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برساتے ہیں۔
3) گویا فرشتوں کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔
4) حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمے جانداروں کی روح قبض کرنا ہے
5) فرشتے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

سوال نمبر2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے:
(الف) آگ سے (ب) پانی سے (ج) نور سے (د) مٹی سے

2. "روح الامین" کا لقب دیا گیا ہے۔
(الف) حضرت جبریل علیہ السلام کو (ب) حضرت میکائیل علیہ السلام کو
(ج) حضرت عزرائیل علیہ السلام کو (د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کو

3. حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمے ہے؟
(الف) روزی کا انتظام کرنا (ب) جانداروں کی روح قبض کرنا
(ج) صور پھونکنا (د) اعمال کا ریکارڈ رکھنا

4. گناہوں سے پاک اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں، نور سے پیدا کیے گے، کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے۔
(الف) انسان (ب) جن (ج) فرشتے (د) پرندے

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

5. قبر میں انسان سے سوالات کرتے ہیں

(الف) منکر نکیر (ب) کراماً کاتبین (ج) مقربین (د) ملک الموت

سوال نمبر3: مختصر جواب لکھیں۔

س1: قرآن مجید میں فرشتوں کا کیا تعارف پیش کیا گیا ہے؟

ج: قرآن مجید میں فرشتوں کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے

ترجمہ: اور جو (فرشتے) تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

س2: فرشتوں کی تخلیق کے دو بڑے مقاصد بیان کریں۔

ج: فرشتوں کی تخلیق کے دو بڑے مقاصد یہ ہیں کہ فرشتوں کی تخلیق کا ایک مقصد اللہ تعالی کی عبادت ہے اس کے علاوہ قرآن و حدیث میں بہت سے فرشتوں اور ان کی ذمہ داریوں کا ذکر ملتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے فرشتوں کی تخلیق کا ایک مقصد اللہ تعالی کے حکم سے مختلف امور کو انجام دینا ہے۔

س3: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی کیا ذمہ داری تھی؟

جواب: حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔ قرآن مجید میں انہیں "روح الامین" کا لقب دیا گیا ہے۔ تمام نبیوں اور رسولوں تک اللہ کا پیغام پہنچانا انہی کی ذمہ داری تھی۔

س4: بارش برسانے اور لوگوں کے رزق کا انتظام کرنے کی ذمہ داری کس فرشتے کو سونپی گئی ہے؟

ج: بارش برسانے اور لوگوں کے رزق کا انتظام کرنے کی ذمہ داری حضرت میکائیل علیہ السلام کو سونپی گئی ہے۔

س5: "کرام کاتبین" کس اہم ذمہ داری پر مامور کیے گئے ہیں؟

ج: قرآن مجید میں دو فرشتوں "کراماً کاتبین" کا ذکر ہے یہ وہ فرشتے ہیں جو ہمارے کندھوں پر موجود رہتے ہیں ہم جو بھی کام کرتے ہیں اسے یہ فرشتے اپنے پاس نوٹ کر لیتے ہیں۔ یعنی کراماً کاتبین ہمارے تمام اعمال کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔

سوال نمبر4: تفصیلی جواب دیں۔

س1: اللہ کے چار مقرب فرشتوں کے نام اور ان کے ذمہ اہم امور کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

ج: اللہ کے چار مقرب فرشتوں کے نام درج ذیل ہے۔

(1) حضرت جبرائیل علیہ السلام

(2) حضرت میکائیل علیہ السلام

(3) حضرت عزرائیل علیہ السلام

(4) حضرت اسرافیل علیہ السلام

1) حضرت جبریل علیہ السلام:

حضرت جبریل علیہ السلام تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔ قرآن مجید میں انہیں "روح الامین" کا لقب دیا گیا ہے۔ تمام نبیوں اور رسولوں تک اللہ تعالی کا پیغام پہنچانا انھی کی ذمہ داری تھی۔

2) حضرت میکائیل علیہ السلام:

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

حضرت میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں میں سے ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برساتے اور لوگوں کے رزق کا انتظام کرتے ہیں

3) حضرت عزرائیل علیہ السلام:

حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمے جانداروں کی روح قبض کرنا ہے اس لیے انہیں "ملک الموت" یعنی موت کا فرشتہ بھی کہا جاتا ہے۔

4) حضرت اسرافیل علیہ السلام:

حضرت اسرافیل علیہ السلام کا شمار بھی اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں میں ہوتا ہے۔ان کے ذمے قیامت کے دن صور پھونکنا ہے۔ان کے صور پھونکنے سے سارا نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا۔

س2: فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مختلف امور انجام دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم انہیں اللہ کا مددگار کیوں نہیں کہہ سکتے؟

ج: اگرچہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مختلف امور انجام دیتے ہیں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ مختلف کاموں کی انجام دہی میں فرشتوں کا محتاج ہے اور ان کی مدد کے بغیر وہ کائنات کا نظام نہیں چلا سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تمام طاقتوں قوتوں اور اختیارات کا مالک ہے اور ہر کام کی انجام دہی پر قدر ہے۔وہ اس کائنات کا سارا نظام اکیلا ہی چلاتا ہے۔البتہ اس نے اپنی مرضی سے فرشتوں کو پیدا فرما کر کاموں پر مامور کیا ہے اور اس کی حکمت سے وہی واقف ہے۔

س3: تمام مسلمانوں کے لیے فرشتوں پر ایمان رکھنا کیوں ضروری ہے؟

ج: تمام مسلمانوں کے لیے فرشتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔فرشتوں پر ایمان رکھنے سے مراد یہ یقین رکھنا ہے۔کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں جو ہمیشہ اس کی اطاعت اور عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مختلف امور انجام دیتے ہیں۔اور کوتاہی نہیں کرتے۔فرشتے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں اور وہ گناہوں اور غلطیوں سے پاک ہوتے ہیں۔نیز ان میں الوہیت اور ربوبیت کی کوئی صفات نہیں پائی جاتیں۔

آسمانی کتابوں پر ایمان

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1) زبور نازل ہوئی:

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر (د) حضرت داؤد علیہ السلام پر

2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی:

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) صحیفہ

3) قرآن نازل ہوا:

(الف) 27 سال کے عرصے میں (ب) 23 سال کے عرصے میں

(ج) 13 سال کے عرصے میں (د) 33 سال کے عرصے میں

4) قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔

(الف) فرشتوں نے (ب) مسلمانوں نے (ج) اللہ تعالیٰ نے (د) روح الامین نے

5) تمام آسمانی کتابیں نازل ہوئیں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(الف) ہدایت کے غرض سے (ب) دنیاوی ترقی کے لیے

(ج) قصے کہانیاں پڑھنے کے لیے (د) شہرت حاصل کرنے کے لیے

سوال نمبر2: مختصر جوابات لکھیں۔

س1: مشہور آسمانی کتابیں کون سی ہیں اور یہ کن انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں؟

ج: مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں:-

تورات: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر

انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن مجید: حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

س2: قرآن مجید کا مختصر تعارف بیان کریں؟

ج: ہمیں قرآن مجید پر پوری طرح عمل کرنا چاہئے اور زندگی کے تمام معاملات میں اس سے رہنمائی لینی چاہئے کیونکہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا حصول قرآن مجید پر عمل کرنے ہی سے ممکن ہے۔

س3: قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ تحریر کریں؟

ج: ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے۔ اور بے شک ہم ہی اس کی ضرورت حفاظت فرمانے والے ہیں۔

س4: تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟

ج: تمام آسمانی کتابیں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعلیم دینے کی غرض سے نازل کی گئی تھیں مسلمانوں کو تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

س5: قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت کا واحد ذریعہ کیا ہے؟

ج: قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے اور اس کے بعد دنیا میں کوئی آسمانی کتاب نہیں آئے گی۔ لہٰذا قیامت تک آنے والی انسانوں کے لیے ہی ہدایت کا واحد ذریعہ ہے۔

سوال نمبر3: تفصیلی جوابات لکھیں۔

س1: گزشتہ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

ج: آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے مراد یہ یقین رکھنا ہے کہ تمام آسمانی کتب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ تھیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے ان کتب کی تعلیمات کو پوری ذمہ داری کے ساتھ اور کسی کمی بیشی کے بغیر انسانوں تک پہنچایا۔ تمام آسمانی کتابیں اپنے وقت میں لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ تھیں۔

س2: قرآن مجید کی روشنی میں آسمانی کتب اور صحائف کا مقصد بیان کریں؟

ج: آسمانی کتب اور صحائف کا مقصد یہ ہے کہ ان میں موجود تعلیمات موجودہ دور میں قابل عمل نہیں ہیں۔ بلکہ اب انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ کے آخری آسمانی کتاب قرآن مجید اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے اور اس کے بعد کوئی آسمانی کتاب نہیں آئے گی۔ لہٰذا قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہی ہدایت کا واحد ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ کتب کے برعکس قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود لے لیا ہے اور اب اس میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں۔

س3: دنیا و آخرت میں کامیابی کا حصول قرآن مجید پر عمل کرنے ہی سے ممکن ہے۔ وضاحت کریں

AliInfoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: ہمیں قرآن مجید پر پوری طرح عمل کرنا چاہیے اور زندگی کے تمام معاملات میں اس سے رہنمائی لینی چاہیے۔ کیونکہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا حصول قرآن مجید پر عمل کرنے ہی سے ممکن ہے۔

روزہ اور اس کی فضیلت

مشق

س1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) روزہ لفظ ہے:

(الف) عربی (ب) فارسی (ج) اُردو (د) ہندی

(2) صوم کے لفظی معنی ہیں۔

(الف) رک جانا (ب) دوڑنا (ج) چلنا (د) ٹھہرنا

(3) روزہ انسان کے اندر ایک اہم صفت پیدا کرتا ہے۔

(الف) بہادری (ب) تقویٰ (ج) شجاعت (د) حکمت

(4) حدیث کے مطابق روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری

(الف) جنت میں داخلے کے وقت (ب) رب سے ملاقات کے وقت

(ج) سحری کے وقت (د) نماز کے وقت

(5) روزہ گناہوں کے خلاف ہے۔

(الف) ڈھال (ب) تلوار (ج) نیزہ (د) خنجر

سوال نمبر 2 : مختصر جواب لکھیں۔

س1: روزے کا اصطلاحی مفہوم تحریر کریں۔

ج: روزے کی حالت میں انسان صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور نفسیاتی خواہشات سے باز رہتا ہے اس لیے اس "صوم" کا نام دیا گیا ہے۔

س2 : روزے کی فرضیت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ج: جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے گے

س3: روزہ دار اور دیگر عبادات میں کیا فرق ہے؟

ج: روزہ اور دیگر عبادات میں ایک خاص فرق ہے نماز زکوۃ اور حج کی اذائیگی میں لوگوں کی نظروں سے چھپنا ممکن نہیں ہوتا مگر روزہ ایسی عبادت ہے کہ جس کے بارے میں روزہ دار اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

س4: روزہ دار کے لیے اللہ تعالیٰ نے کون سے انعام کا ذکر فرمایا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا معاملہ اس سے جدا ہے۔ روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔

سوال نمبر 3 : تفصیلی جواب دیں۔

س1: روزے کی فضیلت پر ایک جامع مضمون تحریر کریں؟

ج: اسلامی عبادات میں روزے کو ایک خاص اہمیت اور عظمت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں روزے کی فرضیت کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

ترجمہ: مومنو! تم پر روزے فرض کیے گے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

روزہ رکھنا بہت زیادہ فضیلت والا عمل ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رکھے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔

س2: روزے کے معاشرتی اثرات کا جائزہ لیں۔

ج: روزے کی وجہ سے معاشرے میں اچھائیوں کو فروغ ملتا ہے۔ اور معاشرے پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ روزہ انسان کے اندر جو اعلیٰ صفات پیدا کرتا ہے ان میں سے سب سے اہم صفت تقویٰ ہے۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ کی معیت کے زندہ احساس انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتا ہے۔ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ محبت پیدا کرتا ہے۔

س3: روزہ کس طرح مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کا ذریعہ بنتا ہے؟

ج: روزے کی وجہ سے معاشرے میں اچھائیوں کو فروغ ملتا ہے اور معاشرے پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک کا ایک نام شہر المواساۃ بھی ہے جس کے معنی غم خواری کے ہیں۔ یعنی یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور دل جوئی کا ہے۔ کیونکہ جب روزہ دار روزہ رکھتا ہے اور اسے خود بھوک پیاس کا تجربہ ہوتا ہے تو اسے بھوکے اور پیاسے لوگوں کی تکلیف کا عملی احساس ہوتا ہے نتیجتاً وہ ان کی خبر گیری کی فکر کرتا ہے۔ یوں معاشرے میں باہمی خیر خواہی ہمدردی اور غم خواری کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

س4: آپ کے خیال میں رمضان المبارک کی برکات و ثمرات حاصل نہ ہونے کی کیا وجوہات ہو سکتی ہے؟

ج: جب روزہ حرام مال سے رکھے، روزہ دار میں تقویٰ نہ ہو، روزہ دار نماز کی پابندی نہ کرے، نیک اعمال کی پابندی نہ کرے، روزے میں از کار نہ کرے، اگر غیبت کرے۔ چوری کرے تو یہ سب وجوہات یہ ہے کہ برکات و ثمرات حاصل نہیں ہو سکتے۔

نماز جنازہ اور دیگر نمازیں

مشق

سوال نمبر 1: درست جوب پر (✓) کا نشان لگائیں

(1) نماز جنازہ ہے:

(الف) فرض عین (ب) فرض کفایہ (ج) واجب (د) مستحب

(2) نماز جنازہ میں مغفرت کی دعا کی جاتی ہے۔

(الف) صرف میت کے لیے (ب) میت کے بیوی بچوں کے لیے

(ج) مسلمان مردوں کے لیے (د) تمام مسلمانوں کے لیے

(3) غسل کے بعد میت کو جو سفید ان سلے کپڑے پہنائے جاتے ہیں وہ کہلاتے ہیں۔

(الف) کفن (ب) احرام (ج) سوٹ (د) لباس

(4) نماز جنازہ ادا کرنے سے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ مسلمان برابر کے شریک ہیں

(الف) کاروبار میں (ب) مال و دولت میں (ج) جائیداد میں (د) دکھ سکھ میں

(5) نماز جنازہ میں شرکت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

(الف) شہرت (ب) دولت (ج) عبرت (د) عزت

سوال نمبر 2: مختصر جواب لکھیں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

س1: نماز جنازہ کی فرضیت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر کچھ لوگ اس کو ادا کرلیں تو وہ باقی سب کی طرف سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن اسے کوئی بھی ادا نہ کرے تو تمام لوگ گناہ گار ہو جاتا ہیں۔

س2: مردوں اور عورتوں کہ کفن میں کیا فرق ہے؟

ج: مردوں کے کفن میں تین کپڑے اور عورتوں کے کفن میں پانچ کپڑے ہوتے ہیں۔

س3: میت کی نماز جنازہ ادا کرنے سے پہلے کیا کیا کرنا ضروری ہے؟

ج: نماز جنازہ ادا کرنے سے پہلے میت کو غسل دینا ضروری ہے غسل کے بعد اس سادی سفید ان سلے کپڑے پہنائے جاتے ہیں جسے کفن کہتے ہیں

س4: تعزیت سے کیا مراد ہے؟

ج: جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو میت کے رشتہ دار یا دوست احباب اہل خانہ کے پاس سے تسلی دینے کے لئے جاتے ہے اور اس کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں تعزیت کہلاتا ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب لکھیں۔

س1: نماز جنازہ کا مفہوم واضح کریں۔

ج: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر کچھ لوگ اس کو ادا کریں تو وہ باقی سب کی طرف سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اسے کوئی بھی ادا نہ کرے تو تمام لوگ گناہ گار ہو جاتے ہیں نماز جنازہ ادا کرنے سے پہلے میت کو غسل دینا ضروری ہے۔

س2: نماز جنازہ کا طریقہ بیان کریں۔

ج: نماز جنازہ باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ میت کو سامنے رکھا جاتا ہے لوگ صفیں باندھ کر امام کے پیچھے قبلہ رُو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جاتی ہیں اور رکوع و سجدہ ادا نہیں کیے جاتے۔

پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھی جاتی ہے۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھا جاتا ہے تیسری تکبیر کے بعد میت کی مغفرت کے لیے دعا کی جاتی ہے چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جاتا ہے

س3: نماز جنازہ کی معاشرتی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

ج: نماز جنازہ کو اسلامی معاشرے میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس کے ذریعے سے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہیں نیز دوسرے انسانوں کے حقوق ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ نماز جنازہ ادا کرنے سے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا احساس ہوتا ہے۔

س4: تعزیت کے احکام وآداب تحریر کریں۔

ج: جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو میت کے رشتہ دار یا دوست احباب اہل خانہ کے پاس تعزیت کے لیے آتے ہیں۔ اسلام میں تعزیت کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

ترجمہ: جو کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کسی مصیبت میں تسلی دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا لباس پہنائے گا۔

تعزیت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ میت کے لیے مغفرت کی دعا کی جائے اور اہل خانہ کو صبر کی تلقین کی جائے۔ شریعت میں تعزیت کے لیے زیادہ سے زیادہ تین دن کی مدت مقرر کی گئی ہے۔

دعا کی اہمیت وفضیلت

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں

(1) دُعا کا لفظی معنی ہے

(الف) توبہ کرنا (ب) شرمندہ ہونا (ج) دعوت دینا (د) پکارنا

(2) نبی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے صحت کے لیے دعا کی:

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (ب) حضرت ایوب علیہ السلام نے

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

(3) نبی علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں قید ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کو پکارا۔

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت یونس علیہ السلام نے

(ج) حضرت ہود علیہ السلام (د) حضرت شعیب علیہ السلام نے

(4) اگر دعا فوراً قبول نہ ہو تو کرنا چاہیے۔

(الف) مایوس ہو جانا چاہیے (ب) دعا مانگنا ترک کر دینا چاہیے

(ج) بے صبری کا مظاہرہ کرنا چاہیے (د) بار بار دعا کرنی چاہیے۔

(5) تکلیف اور پریشانی کے وقت ہمیں کرنا چاہیے۔

(الف) رونا پیٹنا چاہیے (ب) چیخنا چلانا چاہیے

(ج) دعا کرنی چاہیے (د) مایوس ہو کر بیٹھ جانا چاہیے

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: اللہ تعالیٰ نے دعا مانگنے کے متعلق قرآن مجید میں کیا حکم دیا ہے؟

ج: اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔

س2: دعا نہ مانگنے والے شخص کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟

ج: ترجمہ: بے شک جو اللہ سے نہیں مانگتا۔ (اللہ) اس سے ناراض ہوتا ہے۔

س3: دُعا کس یقین کے ساتھ مانگنی چاہیے؟

ج: دُعا صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے اور اس یقین کے ساتھ مانگی جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔

س4: دعا کے نتیجے میں ہم کن چیزوں کے مستحق بن سکتے ہیں؟

ج: ہم بہت سی آفات سے بچ سکتے ہیں اور بے شمار برکات اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے مستحق بن سکتے ہیں۔

س5: حدیث کے مطابق دعا کن چیزوں کے لیے نفع بخش ہے؟

ج: حدیث کے مطابق دعا مندرجہ ذیل چیزوں کے لیے نفع بخش ہے۔

(1) اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں (2) ہر قسم مشکلات سے نجات

(3) آخرت میں آگ سے نجات

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: دعا کا معنی و مفہوم لکھیں۔

ج: دُعا کا لفظی معنی "پکارنا" ہے اصطلاح میں دعا سے مراد اللہ تعالیٰ کو پکارنا اور اس سے مدد طلب کرنا ہے۔ چونکہ انسان زندگی کے ہر معاملے میں مدد اور راہ نمائی کا محتاج ہے۔ اس لیے اسے جب بھی کوئی مشکل پیش آتی ہے۔ تو وہ اپنے رب کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے اور اس سے مدد اور راہنمائی کا سوال کرتا ہے دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے اور ان کی حاجات کو پورا کرتا ہے

س2: دُعا کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

ج: اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے۔ وہ رب کائنات ہے اور پوری کائنات کا نظام چلاتا ہے۔ وہ تمام اختیارات کا مالک ہے وہ جو چاہتا کرتا ہے۔ انسان محتاج اور کمزور ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی ہر ضرورت اور حاجت کے لیے اُسی سے دعا کریں۔ وہ اُن کی دعائیں قبول کرے گا۔ اُن کا مشکلات حل کر دے گا ان اور تمام ضروریات پوری کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ترجمہ: اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے۔

س3: دعا کی فضیلت بیان کریں۔

ج: دُعا بہت زیادہ فضیلت والا عمل ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعا سے بڑھ کر قابل عزت کوئی چیز نہیں اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "تم میں سے جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا اُس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ جو چیزیں اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہیں، اُن میں سے عافیت کا سوال کرنا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے" اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ بندہ اس سے زیادہ سے زیادہ دُعا مانگے۔ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

س4: مصیبت کے وقت چند انبیائے کرام علیہم السلام کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے واقعات بیان کریں۔

ج: حضرت ایوب علیہ السلام بیمار ہوئے تو انہوں نے صحت و تندرستی اور خوش حالی کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ ہی سے دُعا کی۔ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں قید ہو جانے پر اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا نبی اکرم ﷺ نے بھی ہر موقع پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی طائف کے لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ بد سلوکی کی تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کی۔

س5: دُعا کے آداب لکھیں۔

ج: دعا مانگتے ہوئے درج ذیل آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

- ★ دعا صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے اور اس یقین کے ساتھ مانگی جائے کہ اللہ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔
- ★ دُعا کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے کیا جائے اور اول و آخر درود شریف پڑھا جائے۔
- ★ دعا انتہائی عاجزی کے ساتھ مانگی جائے۔
- ★ غلط اور ناجائز کاموں کے لیے دعا نہیں مانگنی چاہیے۔
- ★ اگر دُعا فوراً قبول نہ ہو تو بے صبری اور مایوسی کا مظاہرہ نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ بار بار دعا کرنی چاہیے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

مدنی معاشرے کا استحکام

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں

(1) عبداللہ بن ابی گروہ کا سربراہ تھا:

(الف) مشرکین (ب) منافقین (ج) معاصرین (د) مہاجرین

(2) یہودیوں نے مسلمانوں کی دشمنی میں کھلم کھلا اپنے حسد اور کینے کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔

(الف) غزوہ بدر کے بعد (ب) غزوہ احد کے بعد

(ج) غزوہ خندق کے بعد (د) غزوہ تبوک کے بعد

(3) مدینہ منورہ کے یہودی معاہدے کی رو سے نبی کریم ﷺ کو ریاست مدینہ کا سربراہ تسلیم کر چکے تھے۔

(الف) صلح حدیبیہ (ب) میثاق مدینہ

(ج) مواخات مدینہ (د) مقاطعہ قریش

(4) مدینہ منورہ میں یہودیوں کے قبائل آباد تھے۔

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(5) نبی کریم ﷺ نے دس دن کی مہلت دیتے ہوئے مدینہ منورہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔

(الف) بنو قینقاع کو (ب) بنو نضیر (ج) اوس و خزرج کو (د) بنو قریظہ کو

سوال نمبر 2: مختصر جوابات لکھیں

س 1: مدنی معاشرے کے استحکام کے لیے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کیے گئے کوئی سے دو اقدامات تحریر کریں۔

ج: مدنی معاشرے کے استحکام کے لیے نبی اکرم ﷺ نے آپس میں محبت اور باہمی تعاون کا سبق دیا۔

س 2: غزوہ بنو قینقاع کا سبب تحریر کریں۔

ج: غزوہ بنو قینقاع کا سبب ایک مسلمان عورت کو قتل کرنا تھا۔

س 3: عبداللہ بن ابی کون تھا؟

ج: عبداللہ بن ابی منافقین کے گروہ کا سربراہ تھا۔

س 4: بنو قینقاع نے مدینہ منورہ کیوں چھوڑا؟

ج: بنو قینقا نے غزوہ بنو قینقاع کے نتیجے میں مدینہ چھوڑا

س 5: کفار مکہ نے نبی اکرم ﷺ کو مدینہ منورہ سے نکالنے کے لیے کیا حربہ اختیار کیا؟

ج: کفار مکہ نے نبی اکرم ﷺ کو مدینہ منورہ سے نکالنے کے لئے عبداللہ بن ابی کو خط لکھا اور اس سے مدد مانگی

سوال نمبر 2: تفصیلی جواب لکھیں۔

س 1: مدنی معاشرے کے قیام میں نبی اکرم کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: بنو نضیر یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا انہوں نے خوفیا سازش کے ذریعے حضور کو قتل کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے یہودیوں کے سازش سے آگاہ کر دیا چانچہ آپ ﷺ نے کچھ دن کی مہلت دیتے ہوئے مدینہ منورہ سے نکل جانے کا حکم دے دیا لیکن وہ لوگ نے مانے پھر اس کی وجہ حضور نے ان کے قلعے کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ 15 دن تک جاری رہا آخر یہودی ہمت ہار گئے۔

س2: غزوہ بنو نضیر کے اسباب بیان کریں۔

ج: یہودیوں کا ایک دوسرا قبیلہ بنو نضیر تھا۔ انہوں نے خفیہ سازش کے ذریعے سے نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو وحی کے زریعے سے یہودیوں کی سازش کے بارے میں آگاہ کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو دس دن کی مہلت دیتے ہوئے مدینہ منورہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ اس موقع پر بھی عبداللہ بن ابی نے یہودیو کی حمایت کی۔ جس سے بنو نضیر حوصلہ پا کر ڈٹ گئے۔ رسول ﷺ نے ان کے قلعے کا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ پندرہ دن جاری رہا۔ بالا آخر یہودی ہمت ہار بیٹھے۔ اب انہوں نے رسول ﷺ سے درخواست کی ہمیں شہر چھوڑ کر جانے کی اجازت دے دیں۔ آپ ﷺ نے رحم دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کو مدینہ منورہ سے نکل جانے کی اجازت دے دی۔ یوں یہودی اپنی ساری طاقت کے باوجود مسلمانوں سے شکست کھا گئے۔ ان کا سب سے بڑا حامی عبداللہ بن ابی بھی کچھ نہ کر سکا۔

غزوہ خندق

مشق

سوال نمبر 1 : درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) غزوہ کندق پیش آیا۔
(الف) ہجرت کے دوسرے سال (ب) ہجرت کے تیسرے سال
(ج) ہجرت کے چوتھے سال (د) ہجرت کے پانچویں سال

(2) عربی زبان میں گروہ اور جماعت کے لیے لفظ بولا جاتا ہے۔
(الف) غزوہ (ب) حزب (ج) خندق (د) قبیلہ

(3) حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے پر مدینہ منورہ میں خندق کھودی گئی۔
(الف) مشرق کی طرف (ب) مغرب کی طرف (ج) جنوب کی طرف (د) شمال کی طرف

(4) نبی اکرم ﷺ کے حکم پر مشرکین کے لشکر کی خبر لینے گئے۔
(الف) حضرت علی المرتضیٰؓ (ب) حضرت حذیفہؓ (ج) حضرت سلمان فارسیؓ (د) حضرت اسامہؓ

(5) غزوہ خندق میں مسلمانوں کی فتح میں جو سب سے بڑی تدبیر آئی وہ تھی۔
(الف) رات کو پہرہ دینا (ب) جرأت و بہادری
(ج) خندق کی کھدائی (د) جذبہ جہاد

سوال نمبر 2: خالی جگہ پر کریں۔

1) مدینہ منورہ میں رہنے والے یہودی قبائل اپنی بدعہدی کی وجہ سے مدینہ منورہ سے جلاوطن کر دیے گئے تھے۔

2) قریش کو اپنی تجارت بھی خطرے میں نظر آ رہی تھی۔

3) نبی اکرم ﷺ نے کفار مکہ کے لشکر کی آمد کا سن کر فوراً مجلس شوریٰ کا اجلاس بلایا

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

4) نبی اکرم نے دس دس آدمیوں کے گروپ بنا کر ان پر کھدائی کا کام تقسیم کر دیا۔

5) سرد موسم کی شدت نے کفار کی پریشانی میں مزید اضافہ کر دیا۔

سوال نمبر3: مختصر جواب لکھیں۔

س1: غزوہ خندق کا پس منظر کیا تھا؟

ج: مدینہ منورہ میں رہنے والے یہودی قبائل اپنی بدعہدی کی وجہ سے مدینہ منورہ سے جلاوطن کر دیے گئے تھے۔ اُن کو اس بات کا بڑا دکھ تھا۔ چنانچہ اُن کا ایک وفد مکہ مکرمہ پہنچا اور قریش کو مدینہ منورہ پر حملہ کے لیے آمادہ کیا۔ پھر یہ لوگ عرب کے دیگر قبائل کے پاس گئے اور انہیں بھی متحد ہو کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لیے تیار کیا۔

س2: غزوہ خندق میں خواتین کا کردار بیان کریں۔

ج: غزوہ خندق میں مسلمانوں عورتوں نے مجاہدین کے شانہ بشانہ جنگ میں اہم کردار ادا کیا۔ مجاہدین کی مدد کرنا، زخمیوں کو پانی پلانا، ان کی مرہم پٹی کرنا اور ان میں جذبہ ایمانی بیدار کرنے جیسے اہم کام انجام دیے

س3: غزوہ خندق میں حضرت علی المرتضیٰؓ کی بہادری کا ایک واقعہ لکھیں۔

ج: ایک دن عرب کے مشہور پہلوان عبدود نے تنگ جگہ سے خندق کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی تھے۔ حضرت علیؓ نے اسے موقع پر پکڑ لیا۔ دونوں میں سخت مقابلہ ہوا اور حضرت علیؓ عنہ نے عبدود کو جہنم رسید کر دیا۔ یہ دیکھ کر باقی کفار بھاگ نکلے۔

س4: نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہؓ کو جنت کی دعا کیوں دی؟

ج: نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہؓ کو مشرکین کی خبر لانے کے لئے بھیجا شدید سردی، بھوک، اور خوف کی حالت میں حضرت حذیفہؓ جیسے بہادر، شخص نے حکم کی تعمیل کی اور واپس آکر بتایا کہ آندھی اور موسم کی سختی کفار کے لیے عذاب الٰہی بن کر آئی۔ ان کے پاس میدان چھوڑ کر بھاگ جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے یہ خبر سن کر نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہؓ کو جنت کی دعا دی۔

سوال نمبر4: تفصیلی جواب دیں۔

س1: غزوہ خندق کے اسباب اور واقعات تفصیل سے بیان کریں۔

ج: مدینہ منورہ میں رہنے والے یہودی قبائل اپنی بدعہدی کی وجہ سے مدینہ منورہ سے جلاوطن کر دیئے گئے تھے۔ اُن کو اس بات کا بڑا دکھ تھا۔ چنانچہ اُن کا ایک وفد مکہ مکرمہ پہنچا اور قریش کو مدینہ منورہ پر حملے کے لیے آمادہ کیا۔ پھر یہ لوگ عرب کے دیگر قبائل کے پاس گئے اور انہیں بھی متحد ہو کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لیے تیار کیا۔

غزوہ احد میں حاصل ہونے والی قریش کی جزوی فتح اسلام کی اشاعت میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی دیگر مہمات میں بھی حضرت محمد ﷺ کو شاندار کامیابیاں حاصل ہو رہی تھیں اور عرب کے بہت سے علاقے مسلمانوں کے قبضے میں آچکے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ قریش کو اپنی تجارت بھی خطرے میں نظر آرہی تھی۔ چنانچہ ابوسفیان کی قیادت میں کفار کا یہ لشکر چار ہزار سپاہیوں کے ساتھ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوا مر الظہران پہنچنے کے بعد دیگر اسلام دشمن قبائل بھی اس لشکر سے آملے۔ مدینہ منورہ پہنچتے پہنچتے اس لشکر کی تعداد دس ہزار ہو گئی۔

س2: غزوہ خندق کے نتائج و اثرات تحریر کریں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: غزوہ خندق اسلامی تاریخ کی ایک فیصلہ کن جنگ تھی۔ اس میں کافروں کے حوصلہ ٹوٹ گئے اور یہودیوں کا کردار کھل کر سامنے آگیا۔ دشمنان اسلام جان گئے کہ سارا عرب متحد ہو کر بھی مسلمانوں کو شکست نہیں دے سکتا۔ اس غزوے میں مسلمانوں کے چھے افراد شہید ہوئے۔ مشرکین کے آٹھ سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے اور انہیں شدید مالی نقصان اُٹھانا پڑا تھا۔ مدینہ منورہ میں اسلامی حکومت کی طاقت اور استحکام میں زبردست اضافہ ہوا۔

س3: غزوہ خندق میں مسلمانوں کو کن خطرات کا سامنا تھا؟ واضح کریں۔

ج: ایک طرف مدینہ منورہ کے اندر بنو قریظہ کی طرف سے مسلمانوں کو اپنے خاندانوں کے تحفظ کا مسئلہ درپیش تھا جبکہ دوسری طرف مدینہ منورہ کے باہر مشرکین کی ایک بڑی اور طاقتور فوج کا سامنا تھا۔ ان حالات میں نبی اکرم ﷺ اور مجاہدین مسلسل اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگ رہے تھے۔ اسی دوران بنو غطفان کے ایک شخص نعیم بن مسعود نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ ﷺ کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ پیارے نبی ﷺ نے اسے کہا کہ تم اپنے لوگوں کی حوصل شکنی کرو تاکہ وہ جنگ سے باز آجائیں۔ چنانچہ نعیم بن مسعود باری باری یہودیو کفار کے پاس گئے اور ان میں پھوٹ ڈلوادی۔

غزوہ بنی قریظہ

مشق

س1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں

1) غزوہ خندق کے مشکل ترین حالات میں میثاق مدینہ کی کھلی خلاف ورزی کی۔
(الف) بنو قینقاع نے (ب) اوس و خزرج نے (ج) بنو نظیر نے (د) بنو قریظہ نے

2) غزوہ بنو قریظہ میں نبی اکرم ﷺ کی ہدایت پر ثالثی کے فرائض سرانجام ہے
(الف) حضرت سعد بن معاذؓ (ب) حضرت ابوالبابہؓ نے
(ج) حضرت انس بن مالکؓ نے (د) حضرت خلاد بن سویدؓ نے

3) بنو نضیر نے مسلمانوں کے خلاف مشرکین مکہ کو اسلحہ فراہم کیا تھا۔
(الف) غزوہ بدر میں (ب) غزوہ احد میں (ج) گزوہ خندق میں (د) غزوہ خیبر میں

4) بنو قریظہ قلعہ بند ہوئے تو مسلمانوں نے ان کے قلعے کا محاصرہ کیا جو جاری رہا
(الف) 20 روز (ب) 23 روز (ج) 25 روز (د) 27 روز

5) نبی اکرم ﷺ نے دس دن کی مہلت دیتے ہوئے مدینہ منورہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔
(الف) بنو قینقاع کو (ب) بنو نضیر کو (ج) اوس و خزرج کو (د) بنو قریظہ کو

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: یہودیوں کی مسلمانوں کے ساتھ بدعہدی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: غزوۂ خندق کے مشکل ترین حالات میں بنو قریظہ نے میثاق مدینہ کی کھلی خلاف ورزی کی اور وہ بنو ضیر کے سردار حیی بن اخطب کے اکسانے پر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شریک ہوئے۔ یہ ایک ناقابل یقین واقعہ تھا اس لیے رسول اللہ نے جنگ کے دوران ہی اس کی تحقیق کے لیے اپنے چار معتمد ساتھیوں کو بھیجا اور جیسا کہ غزوۂ خندق کے حالات میں گزرا ہے کہ انہوں نے تحقیق کے بعد ان کی عہد شکنی کی تصدیق کی۔

س2: حیی بن اخطب کون تھا؟

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: حیی بن اخطب بنو نضیر کا سردار تھا اور مسلمانوں کا دشمن تھا۔

س3: محاصرے کے دوران میں بنو قریظہ لڑائی کرنے پر آمادہ کیوں نہ ہوئے؟

ج: محاصرے کے دوران بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد نے ان کو لڑائی پر آمادہ کرنے کی پوری کوشش کی مگر وہ اُن پر ایسا خوف طاری ہو چکا تھا کہ وہ کسی طرح لڑنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: غزوہ بنو قریظہ کے اسباب بیان کریں۔

ج: غزوہ خندق کے مشکل ترین حالات میں بنو قریظہ نے میثاق مدینہ کی کھلی خلاف ورزی کی اور وہ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کے اکسانے پر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شریک ہوئے۔ یہ ایک ناقابل یقین واقعہ تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے جنگ کے دوران ہی اس کی تحقیق کے لیے اپنے چار معتمد ساتھیوں کو بھیجا اور جیسا کہ غزوۂ خندق کے حالات میں گزرا ہے کہ انہوں نے تحقیق کے بعد ان کی عہد شکنی کی تصدیق کی۔ پھر یہ ان کی بغاوت کا پہلا واقعہ نہیں تھا بلکہ انہوں نے غزوہ بدر میں بھی مسلمانوں کے خلاف مشرکین مکہ کو اسلحہ فراہم کیا تھا۔ مگر رحمت عالم ﷺ نے اس وقت ان کا قصور معاف فرما دیا تھا۔ اس صورت حال میں وہ فوری اور سخت سزا کے حق دار تھے۔ مگر رحمۃ للعالمین ﷺ نے پھر بھی فوراً حملہ نہیں کیا، بلکہ محاصرہ کر کے انہیں بات چیت پر مجبور کرنے کو ترجیح دی۔

س2: غزوہ بنو قریظہ میں حضرت سعد بن معاذؓ کی ثالثی کی اہمیت بیان کریں۔

ج: اس طرح حضرت سعدؓ گویا بنو قریظہ کی مرضی سے ان کے ثالث مقرر ہوئے۔ حضرت سعدؓ غزوہ خندق کے دوران تیر لگنے سے زخمی ہوئے تھے اور اس وقت مسجد نبوی علی صاحبہ الصلاۃ والتسلیم میں زیر علاج تھے۔ انہیں ایک گدھے پر بٹھا کر ثالثی کے لیے لایا گیا۔ یہ بات معلوم ہے کہ ثالث کا فیصلہ ماننا فریقین پر لازم ہوتا ہے۔ پھر بھی حضرت سعدؓ نے پہلے نہ صرف فریقین سے بلکہ اپنے قبیلہ کے لوگوں سے بھی عہد لیا کہ وہ میرا فیصلہ قبول کریں گے۔ اور پھر اپنا تاریخ فیصلہ سنا دیا

س3: حضرت سعد بن معاذؓ نے کیا فیصلہ کیا؟

ج: حضرت سعدؓ نہ صرف فریقین سے بلکہ اپنے قبیلہ کے لوگوں سے بھی عہد لیا کہ وہ میرا فیصلہ قبول کریں گے اور پھر اپنا تاریخی فیصلہ سنا دیا جو تین نکات پر مشتمل تھا۔

1. ان کے جنگجو مردوں کو سزائے موت دی جائے۔
2. ان کی عورتوں اور بچے غلام بنائے جائیں۔
3. ان کے مال مسلمانوں کے درمیان بانٹ دیے جائیں۔

صلح حدیبیہ

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1) حدیبیہ قریب ہے؟

(الف) جدہ کے (ب) طائف کے (ج) مدینہ منورہ کے (د) مکہ مکرمہ کے

2) صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا:

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(الف) 2 ہجری میں (ب) 4 ہجری میں (ج) 6 ہجری میں (د) 8 ہجری میں

3) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں صحابہ کرامؓ عنہم تھے۔
(الف) 1100 (ب) 1200 (ج) 1300 (د) 1400

4) کفارِ مکہ نے نبی اکرم ﷺ نے صلح کی بات چیت کرنے کے لیے بھیجا۔
(الف) جد بن قیس کو (ب) عروہ بن مسعود کو (ج) بدیل بن ورقا کو (د) سہیل بن عمرو کو

5) بیعتِ رضوان ہوئی
(الف) پہاڑ پر (ب) غار میں (ج) درخت کے نیچے (د) صحرا میں

سوال نمبر 2: مختصر جواب لکھیں

س 1: حدیبیہ کا تعارف لکھیں۔
ج: حدیبیہ مکہ مکرمہ سے تقریباً اٹھارہ کلو میٹر دور ہے، 'حدیبیہ' ایک کنویں کا نام تھا۔ رسی کنویں کے نام پر وہاں ایک چھوٹا سا گاؤں بھی آباد تھا۔ یہاں نبی ﷺ اور مشرکین مکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔ مشرکین مکہ کے درمیان 628ء کو ایک معاہدہ ہوا جسے صلح حدیبیہ عربی میں (صلح الحدیبیہ) کہتے ہیں۔

س 2: سفر پر روانہ ہونے کے لیے عرب میں کیا دستور رائج تھا؟
ج: اہل عرب کا دستور تھا کہ وہ سفر میں تلوار ساتھ رکھتے تھے جو کہ نیام میں رہتی تھی۔

س 3: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے جانوروں کو قلادے کیوں پہنائے؟
ج: عرب کے رواج کے مطابق آپ نے قربانی کے جانوروں کو قلادے (پٹے) پہنائے تاکہ واضح ہو جائے کہ مسلمانوں کا ارادہ خانہ کعبہ کی زیارت کا ہے لڑائی کا نہیں۔

س 4: بیعت رضوان کا ذکر قرآن مجید میں کن الفاظ میں ہے؟
ج: تحقیق اللہ تعالیٰ مومنین سے راضی ہوا جب کہ وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔

س 5: فتح مبین سے کیا مراد ہے؟
ج: جب رسول اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینہ منورہ واپس جا رہے تھے تو راستے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح نازل فرمائی۔ جس میں صلح حدیبیہ کو سورۃ الفتح نازل فرمائی۔ جس میں صلح حدیبیہ کو "فتح مبین" یعنی بڑی اور واضح کامیابی قرار دیا۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

س 1: نبی اکرم ﷺ کا خواب بیان کریں۔
ج: نبی اکرم ﷺ کا خاب میں دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کی کنجی لی اور صحابہ سمیت بیت اللہ کا طواف کیا۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ سے عمرے کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ کی جانب روانگی کا اعلان فرمایا۔

س 2: بیعت رضوان کی کیا وجہ تھی؟

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

ج: شہادت عثمانؓ کو افواہ پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہم عثمان کا بدلہ لیے بغیر واپس نہیں جائیں گے نبی اکرم ﷺ نے شہادت عثمان کا بدلہ لینے کے لیے صحابہ کرامؓ سے بیعت لی نبی اکرم ﷺ نے خود اپنا ایک ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ کر حضرت عثمانؓ کی طرف سے بیعت کی۔ اس بیعت کو "بیعت رضوان" کہا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ بیعت لیتے وقت ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔

س3: بدیل بن ورقا نے نبی اکرم ﷺ کو کیا خبر دی؟

ج: قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص بدیل بن ورقا اپنے ساتھیوں سمیت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ کفار مکہ آپ کو بیت اللہ کی زیارت سے روکنے اور لڑنے کا پختہ ارادہ کیے ہوئے ہیں۔

س4: صلح حدیبیہ کے شرائط لکھیں۔

ج: اس سال مسلمان بیت اللہ کی زیارت کیے بغیر واپس چلے جائیں گے۔ آئندہ سال مسلمان مکہ آئیں گے اور صرف تین روز قیام کریں گے۔ اس دوران میں مسلمان اپنی تلواریں نیام میں رکھیں گے۔

★ دونوں فریق دس سال تک جنگ نہیں کریں گے۔ اس عرصے میں کوئی کسی پر ہاتھ نہیں اُٹھائے گا۔

★ عرب کے قبائل آزاد ہیں کہ وہ کسی بھی فریق کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں۔

★ کفار کا جو آدمی محمد ﷺ کے پاس جائے گا اسے واپس کر دیا جائے گا لیکن جو شخص محمد ﷺ کو چھوڑ کر مکہ آئے گا، اُسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمی سرگرمیاں

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو تعلیم دینے کے لیے بھیجا۔

(الف) مکہ مکرمہ (ب) طائف (ج) مدینہ منورہ (د) نجران

(2) بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد مدینہ کے لوگ اسلام لا چکے تھے۔

(الف) 21 (ب) 15 (ج) 70 (د) 12

(3) اصحاب صفہ کا چبوترہ قائم تھا۔

(الف) دار ارقم (ب) مسجد نبوی میں (ج) مسجد قبا میں (د) مکہ مکرمہ میں

(4) رسول کریم ﷺ نے یہودیوں کی زبان سریانی میں لکھنا پڑھنا سیکھنے کا حکم دیا۔

(الف) حضرت زید بن حارثہؓ کو (ب) حضرت مصعب بن عمیرؓ کو

(ج) حضرت ابوہریرہؓ کو (د) حضرت زید بن ثابتؓ کو

(5) حضرت ابوہریرہؓ کی مروی احادیث کی تعداد ہے۔

(الف) 5574 (ب) 5374 (ج) 5674 (د) 5974

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت اللہ تعالیٰ سے رسول بھیجنے کے لیے کن الفاظ میں دعا مانگی؟

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: اے ہمارے رب! اور اُن میں انھی میں سے ایک رسول ﷺ بھیج جو اُن پر تیری آیات تلاوت کرے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کا تزکیہ کرلے بے شک تو ہی بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

س2: غزوہ بدر میں قریش کے کتنے لوگ قیدی بنائے گئے اور ان کی رہائی کے لیے کیا شرط رکھی گئی؟

ج: غزوہ بدر میں قریش کے ستر لوگ قیدی بنائے گئے اور شرط یہ تھی کہ دس بچوں کو لکھنا سکھادے

س3: نبی کریم ﷺ نے علم کے حصول کے لیے آنے والے کا استقبال کن الفاظ میں کیا؟

ج: ایک بار ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔صحابیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں آپ ﷺ نے جواب دیا: ہم طالب علم کو خوش آمدید کہتے ہیں۔طالب عالم کی شان یہ ہے کہ فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کر دیتے ہیں۔

س4: مسجد نبوی کے چبوترہ پر رہنے والے اصحاب صفہؓ میں سے کس نے سب سے زیادہ احادیث بیان کی ہیں؟

ج: مسجد نبوی کے چبوترہ پر رہنے والے اصحاب صفہؓ میں سے حضرت ابوہریرہؓ نے سب سے زیادہ احادیث بیان کی ہیں۔

س5: اُم المؤمنین حضرت حفصہؓ کو کس نے لکھنا سکھایا؟

ج: اُم المؤمنین حضرت حفصہؓ کو لکھنا شفا بنت عبداللہؓ نے سکھایا۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: معلم انسانیت رسول اکرم ﷺ خود مسجد نبوی میں تشریف فرما کر کس طرح صحابہ کرامؓ کی تربیت کا اہتمام فرماتے؟

ج: رسول اکرم ﷺ خود بھی مسجد نبوی میں تشریف فرما رہتے وہاں موجود صحابہ کرامؓ کو دین کی تعلیم دیتے کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے آتا تو آپ ﷺ سفر کے دوران ہی اپنے صحابی کو تعلیم دیتے جاتے۔مختلف مواقع پر لوگوں سے سوال پوچھتے۔لوگ جواب نے دے پاتے تو آپ ﷺ اس کا جواب بتاتے۔بعض اوقات پر آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر تشریف رکھتے۔لوگوں کو بہت اہم اہم باتوں کی تعلیم دیتے۔

س4: مسجد نبوی ﷺ میں اسلام کی پہلی درسگاہ" صفہ" کے قیام کا مقصد اور تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں کے بارے میں تحریر کریں۔

ج: مسجد نبوی ﷺ کے صحن کو پچھلی جانب ایک چبوترہ تھا۔جسے صفہ کہا جاتا ہے۔جب مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے۔یہ لوگ دن رات یہیں رہتے۔قرآن مجید پڑھتے اور ایک دوسرے سے سیکھتے سکھاتے رسول اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھتے۔آپ ﷺ کی سنہری باتیں سنتے اور انہیں یاد کرتے۔حضرت ابوہریرہؓ نے سب سے زیادہ احادیث مبارکہ بیان کی ہیں۔آپؓ سے مروی احادیث کی تعداد 5374 ہے۔اس کا سبب یہی تھا کہ آپؓ مسجد نبوی کے چبوترہ پر رہنے والے صحابہؓ میں شامل تھے۔

نبی کریم ﷺ بطور داعیِ امن

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) رسول کریم ﷺ جب تک مکہ میں رہے مسلمانوں نے قریش مکہ کے بے پناہ مظالم برداشت کیے ہجرت مدینہ کے بعد مکہ کے کافر و مشرک ہو گئے۔

(الف) پرامن (ب) اسلام مخالف تمام زور آور قبائل سے

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(ج) مسلمانوں کے خیر خواہ (د) مسلمان

(2) اسلام سے قبل عرب میں قبیلوں کے آپس میں جاری رہتے

(الف) سالہاسال تک فلاح و بہبود کے منصوبے (ب) سالہاسال تک صلح کے معاہدے

(ج) سالہاسال تک جنگ و جدل (د) سالہاسال تک امن و سلامتی و بھائی چارے

(3) مدینہ پہنچتے ہی آپ ﷺ نے مسلمانوں کو متحد کرنے کی خاطر قائم کی۔

(الف) میثاق مدینہ (ب) صلح حدیبیہ (ج) مؤاخات (د) بیعت عقبہ

(4) عیسائیوں کے ایک لاکھ کے لشکر کو مسلمانوں کے 30ہزار کے چھوٹے سے لشکر نے میدان سے بغیر جنگ کے بھاگنے پر مجبور کر دیا دشمن نے آیا تو کئی ہفتے انتظار کے بعد واپسی ہوئی

(الف) غزوہ موتہ (ب) غزوہ احزاب (ج) غزوہ بدر (د) غزوہ حنین

(5) آپ کے قائم کیے گئے پر امن اور محفوظ معاشرے میں ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سفر کرنے والی عورت کو ذرا خوف نہیں تھا۔

(الف) بھوکی اور افلاس کا (ب) قیمتی زیورات کے لٹ جانے کا

(ج) قافلے سے بچھڑنے کا (د) اہل و عیال کی جدائی کا

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھئے

س1: غزوہ بدر اور غزوہ احد میں مدینہ کے آس پاس سے قریش کو کوئی زیادہ حمایت کیوں نہیں مل سکی؟

ج: مدینہ کے باشندوں کو گردونواح اور بیرونی حملوں سے محفوظ کرنے کے لیے تمام شہریوں سے ایک عہد لیا۔ اس عہد کے مطابق وہ بیرونی حملہ آوروں کی مدد نہ کرنے کے پابند ہوگئے۔ اس کے کچھ ہی عرصے بعد آپ ﷺ نے مدینہ کے گردونواح میں موجود یہودیوں سے بھی معاہدہ امن کر لیا۔ ان معاہدوں کے تمام فریق شہری امن و سلامتی اور اندرونی دفاع کو ہر صورت قائم رکھنے کے پابند تھے۔ یہی وجہ ہے کہ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں مدینہ کے آس پاس سے قریش کو کوئی زیادہ حمایت نہیں مل سکی تھی۔

س2: مدینہ کے باشندوں کو گردونواح اور بیرونی حملوں سے محفوظ کرنے کے لیے تمام شہریوں سے کیا عہد لیا گیا؟

ج: مدینہ کے باشندوں کو گردونواح اور بیرونی حملوں سے محفوظ کرنے کے لیے تمام شہریوں سے عہد لیا کہ وہ بیرونی حملہ آوروں کی مدد نہ کرنے کے پابند ہوئے۔

س3: فتح مکہ کے موقع کس طرح امن وامان کی بہترین مثال قائم کی گئی؟

ج: فتح مکہ کے موقع پر نہ ان کا قتل عام کیا نہ انہیں قیدی اور اسیر بنایا، نہ ان سے کوئی تاوان اور جرمانہ لیا۔ نہ کوئی دوسری سزا نہیں دی۔ بلکہ ان سب کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا۔

س4: آپ ﷺ نے اپنے عالمگیر خطبہ حجۃ الوداع میں کیا درس دیا؟

ج: آپ ﷺ نے اپنے عالمگیر خطبہ حجۃ الوداع میں بھی امن و سلامتی کا دائمی درس دیا۔ ایک پر امن اور پر سکون معاشرے کو قائم کرنے کے اصول بتائے۔

س5: اسلام میں امن و سلامتی کی اہمیت بیان کرے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ اسلام نے انسان کو امن و سلامتی کی طرف ہی بلایا ہے انسانوں کو امن و سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنے کی تعلیم دی ہے۔ اسلام کی تمام تعلیمات کا مقصد دنیا و آخرت میں انسان کی نجات اور سلامتی ہے اسلام نے دنیا کی زندگی کو پر سکون اور محفوظ بنانے کی بھرپور تعلیم دی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔

ترجمہ: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اور اس کے اوپر ظلم نہیں کرتا اور اس کو بے مدد نہیں چھوڑ سکتا اور اس کو گھٹیا نہیں سمجھ سکتا۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں

س 1: اسلام سے قبل عرب میں امن و سلامتی کی صورت حال کیسی تھی؟

ج: اسلام سے قبل عرب میں امن و سلامتی کی صورت حال بہت خراب تھی۔ عرب کہلاتے تو ایک قوم تھے مگر ان کے اندر قومی اتحاد بالکل نہیں تھا۔ تمام قبیلوں کے اپنے اپنے سرداروں کی سربراہی میں قبائلی نظام قائم تھا۔ قبیلوں کی ایک دوسرے کے خلاف جنگیں سالہا سال جاری رہتے ہیں۔

س 2: ہجرت مدینے کے بعد نبی کریم ﷺ نے معاشرے میں امن و سلامتی قائم کرنے کے لئے کے لیے کیا غیر معمولی جدوجہد کی؟

ج: اس صورت حال میں نبی کریم ﷺ معاشرے میں امن و سلامتی قائم کرنے کے لیے غیر معمولی جدوجہد کی۔ مدینہ پہنچتے ہی آپ ﷺ نے مسلمانوں کو متحد کرنے کی خاطر مواخات قائم کی اور خون کے رشتوں پر مواخاتی رشتے کو ترجیح دے کر زیادہ اہم بنایا۔ مدینے کے باشندوں کو گردونوں اور بیرونی حملوں سے محفوظ کرنے کے لیے تمام شہریوں سے ایک عہد لیا۔ اس عہد کے مطابق وہ بیرونی حملہ آوروں کی مدد نہ کرنے کے پابند ہو گئے۔ اس کے کچھ ہی عرصے بعد آپ ﷺ نے مدینہ کے گردنوں میں موجود یہودیوں سے بھی معاہدہ امن کر لیا ان معاہدوں کے تمام فریق، شہری امن و سلامتی اور اندرونی دفاع کو ہر صورت قائم رکھنے کے پابند تھے۔

س 3: امن کے قیام کے لیے نبی کریم ﷺ کی حکمت عملی پر ایک پیراگراف تحریر کریں۔

ج: حضور ﷺ نے اپنی بہترین حکمت عملی سے مسلمانوں کو یہودیوں کے مقابلے میں معاشی اور سیاسی لحاظ سے مضبوط کیا اس کے علاوہ حضور ﷺ نے مدینہ منورہ میں جتنے بھی مسلم قبائل تھے ان کے ساتھ میثاق مدینہ کا معاہدہ کیا جس کی رو سے وہ لوگ مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ کا حصہ نہیں بن سکتے تھے۔ اور اسی کے علاوہ یہودیوں میں جو بھی کوئی سازش کرتا تو حضور ﷺ ان کی طرف فوج روانہ کرتا اور اس سے لڑائی لڑتے یہودیوں کے کچھ قبیلوں کو نکال دیا تھا۔

حضرت محمد ﷺ کا صبر شکر

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) اپنے مزاج یا پسند کے خلاف کسی بھی بات یا عمل کو بغیر شکوہ کیے برداشت کرنا کہلاتا ہے۔

(الف) احسان (ب) صبر (ج) سخاوت (د) شکر

(2) آپ ﷺ کو گالیاں دیتی، گھر کے دروازے پر کانٹے ڈالتی مگر آپ ﷺ صبر کیا

(الف) ابو سفیان کی بیوی (ب) ابو جہل کی بیوی

(ج) ابو مغیرہ کی بیوی (د) ابو لہب کی بیوی

(3) مکہ میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو سخت تکلیف دی گئی۔

(الف) تئیس برس تک (ب) تیرہ برس تک

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(ج) پندرہ برس تک (د) دس برس تک

(4) نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں ہوتا وہ نہیں ہوتا۔

(الف) صبر کرنے والا (ب) قابل بھروسہ (ج) مسلمان (د) اللہ کا شکر گزار

(5) کسی کی مدد کرتے ہوئے محض ہمارے مد نظر ہونی چاہیے۔

(الف) دنیاوی مفاد اور منفعت (ب) رضائے الٰہی

(ج) تعریفی کلمات سننے کی خواہش (د) ریاکاری

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں

س1: صبر سے کیا مراد ہے، کسی ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں۔

ج: اپنے مزاج یا پسند کے خلاف کسی بھی بات یا عمل کو بغیر شکوہ کیے برداشت، صبر کہلاتا ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

س2: شہر طائف کے لوگوں کے تکلیف دہ رویے کے باوجود آپ ﷺ نے کس صبر و تحمل کا عملی نمونہ پیش کیا؟

ج: پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زندگی صبر کا اعلیٰ نمونہ تھی۔

س3: جب آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس قدر مشقت کیوں فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نہ جواب میں کیا فرمایا؟

ج: آپ ﷺ تو خطا سے پاک ہیں پھر اس قدر مشقت کیوں فرماتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

س4: شکر کے معنی بیان کریں۔

ج: شکر کا معنی احسان مندی یعنی دوسرے کے احسانات کو تسلیم کرنا ہے۔

س5: فرمان الٰہی کے مطابق شکر ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کیا عطا فرماتا ہے؟

ج: اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے آگاہ فرمایا کہ اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں صبر و شکر کی اہمیت بیان کریں۔

ج: شکر کا معنی احسان مندی یعنی دوسرے کے احسانات کو تسلیم کرنا ہے اسلام میں شکر گزاری کی اہمیت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب بیان فرمائیں۔

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے آگاہ فرمایا کہ اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

نبی اکرام ﷺ خود بھی اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتے تھے۔

ترجمہ: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی نہیں ہو سکتا۔

س2: سیرت نبوی ﷺ سے صبر اور شکر کی دو مثالیں پیش کریں۔

ج: پیارے نبی ﷺ کی زندگی صبر کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ خود بھی اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر ادا کرتے تھے۔

س3: اللہ کا شکر ادا کرنے کا ساتھ اور کس کا مشکور ہونا ضروری ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: گویا اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے پہلے مخلوق کا مشکور ہونا ضروری ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ کوئی ہماری مدد کرے یا ہم پر احساس کرے تو اکڑنے اور تکبر کا مظاہرہ کرنے کے بجائے اس کا شکریہ ادا کریں اور اس کے ممنون احسان رہیں۔

حضرت محمد ﷺ کا سادہ طرز زندگی اور قناعت

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) مختلف فتوحات کے نتیجے میں حاصل ہونے والا مال غنیمت دے دیا جاتا

(الف) قریبی دوستوں کو (ب) عزیز و اقارب کو (ج) ضرورت مندوں کو (د) حکومتی اہلکاروں کو

(2) آپ ﷺ کا بستر تھا۔

(الف) اطلس و دیباج (ب) انتہائی آرام دہ (ج) نرم ریشم کا (د) کھجور کے خشک پتوں کا

(3) سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیقؓ تاجر اور مالدار آدمی تھے۔ آپ رہتے تھے۔

(الف) ایک محل نما گھر میں (ب) ایک چھوٹے سے کچے مکان میں

(ج) عالیشان جگہ پر (د) بڑے باغ سے متصل گھر میں

(4) حضرت عمر فاروقؓ ______ ہونے کے باوجود سادہ زندگی گزارتے تھے

(الف) کئی محلات کے مالک (ب) دنیا کے کئی ممالک کے حکمران

(ج) کئی شہروں کے حکمران (د) مکہ کے رئیس

(5) سادگی اور قناعت کی مدد سے معاشرہ میں ______ کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔

(الف) اعتدال (ب) بے جا فخر و تکبر کی فضا

(ج) اعلیٰ اور پر تکلف معیار زندگی (د) نمود و نمائش

سوال نمبر 2: مختصر جواب لکھیں۔

س 1: سادگی سے کیا مراد ہے؟

ج: سادگی کے معنی سادہ زندگی گزارنے کے ہیں اس سے مراد ایسا طرز زندگی ہے جو بے جا نمائش و زیبائش اور تکلف و آرائش سے پاک ہو۔

س 2: حضرت محمد ﷺ نے سادگی کے بارے میں اپنی امت کو کیا ہدایت فرمائی؟

ج: نبی اکرم ﷺ نے خود سادگی کو اختیار کرنے کے ساتھ اپنے ماننے والوں کو بھی سادگی کا سبق دیا۔

س 3: حضرت علی المرتضیٰؓ خلیفہ بننے کے بعد جب کوفہ شہر میں تشریف لائے تو آپؓ نے کیسی رہائش میں رہنا پسند کیا؟

ج: حضرت علی المرتضیٰؓ خلیفہ بننے کے بعد جب کوفہ شہر میں تشریف لائے تو آپؓ نے کھلے میدان میں رہائش میں رہنا پسند کیا۔

س 4: حضرت عثمان غنیؓ بہت زیادہ مال دار ہونے کے باوجود آپؓ کا طرز زندگی کیسا تھا؟

ج: حضرت عثمانؓ بہت زیادہ مال دار تھے انہوں نے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو ایک کنواں خرید کر دیا۔ قحط کے دنوں میں غلے سے بھرے ہوئے ک اونٹ صدقہ کیے لیکن آپؓ کا طرز زندگی بالکل سادہ تھا۔ آپؓ سادہ لباس پہنتے تھے۔ اور سادہ مکان میں رہتے تھے۔

س 5: سادگی کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ اور حدیث تحریر کریں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہے ایک دن صحابہ کرامؓ نے رسول ﷺ کے سامنے دنیا کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا غور سے سنو دھیان سے سنو یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

س 1: رسول ﷺ کی سادہ طرز زندگی پر نوٹ لکھیں۔

ج: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ سادگی اور قناعت کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے مختلف فتوحات کے نتیجے میں آپ ﷺ کے پاس بہت سا مال غنیمت آتا لیکن آپ ﷺ سب مال ضرورت مندوں میں تقسیم فرما دیتے۔ کود تھوڑی سی خوراک اور معمولی لباس پر گزارا کرتے۔ آپ ﷺ کا بستر کھجور کے خشک پتوں کا تھا۔ جب آپ ﷺ اس پر آرام فرما ہوتے تو جس اطہر پر اس کے نشان پڑ جاتے آپ ﷺ کے گھر میں کئی کئی دن کھانا نہ بنتا اور آپ ﷺ صرف کھجور اور دودھ وغیرہ پر گزار کرتا آپ ﷺ بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھاتے۔

س 2: صحابہ کرامؓ کی سادگی کے بارے میں دو سبق آموز واقعات تحریر کریں۔

ج: حضرت عثمانؓ بہت زیادہ مال دار تھے۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو ایک کنواں خرید کر دیا۔ قحط کے دنوں میں غلے سے بھرے ہوئے کئی اونٹ صدقہ کیے آپؓ کا طرز زندگی بالکل سادہ تھا۔ آپؓ سادہ لباس پہنتے تھے۔ اور سادہ مکان میں رہتے تھے۔ حضرت علیؓ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔ آپؓ بھی نہایت سادہ زندگی گزارتے تھے آپؓ سادگی کا دامن نہ چھوڑتے اور سارے کام خود انجام دیتیں۔ اسی طرح دیگر صحابہ کرامؓ بھی سادہ زندگیاں گزارتے تھے۔

س 3: رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سیرت طیبہ سے سادگی اور قناعت کی مثالوں سے اہم نکات اخذ کریں

ج: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ سادگی اور قناعت کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ مختلف فتوحات کے نتیجے میں آپ ﷺ کے پاس بہت سا مال غنیمت آتا لیکن آپ ﷺ سب مال ضرورت مندوں میں تقسیم فرماتے۔ معمولی لباس پر گزارا کرتے۔ آپ ﷺ کا بستر کھجور کے خشک پتوں کا تھا۔ آپ ﷺ کے گھر میں کئی دن تک کھانا نہ بنتا۔ زمین پر بستر بچھا کر آرام فرماتے تھے۔

مسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق تاجر تھے اس کے باوجود آپؓ ایک چھوٹے اور کچے مکان میں رہتے تھے۔ سادہ لباس پہنتے تھے اور اکثر فاقے سے رہتے تھے حضرت عثمانؓ بہت امیر تھے۔ آپؓ سادہ لباس پہنتے تھے اور سادہ مکان میں رہتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔ آپؓ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ حکمران ہونے کے باوجود سادہ لباس اور معمولی کپڑے کا لباس پہنتے۔ اور سادہ زندگی گزارتے۔

حضرت محمد ﷺ کا انداز گفتگو

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) گفتگو کے معنی ________ کے ہیں۔

(الف) کام کرنے کا طریقہ (ب) بات چیت (ج) رہن سہن (د) میل جول

(2) نبی اکرم ﷺ بات سمجھانے کے لیے بات کو ________ بار دہراتے تھے۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(3) حدیث کے مطابق اس شخص کو ________ کو ضمانت ہے جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے سے باز آجائے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(الف) صحت (ب) جنت (ج) کثرت رزق (د) کثرت مال

(4) حدیث کے مطابق نماز اللہ کی پاکی۔ برتری، بڑائی اور پڑھنے کا نام ہے۔

(الف) تسبیح (ب) دعا (ج) قرآن (د) درود

(5) قرآن مجید کے مطابق سب سے بُری آواز __________ کی ہے۔

(الف) گھوڑے (ب) خچر (ج) اونٹ (د) گدھے

سوال نمبر 2: مختصر جواب لکھیں

س 1: انداز گفتگو سے کیا مراد ہے؟

ج: زبان و بیان اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے۔ انسان اپنی اس خصوصیات کی وجہ سے تمام مخلوقات پر فوقیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس عطیے کی قدر کرنا اور اس کا درست استعمال کرنا ہر انسان پر واجب ہے۔ یعنی ہمارے بول چال کو گفتگو کہتے ہیں۔

س 2: گفتگو کے آداب پر کسی حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ج: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب باتیں فرماتے تھے تو ایسی باتیں فرماتے تھے کہ گننے والا اس لفظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ مطلب اتنا آہستہ آہستہ باتیں فرماتے۔ حضور ﷺ کلام کے درمیان وقفہ ہوتا تھا

س 3: چیخ چیخ کر بولنے کی ممانعت پر ایک آیت کا ترجمہ مع حوالہ لکھیں۔

ج: اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیوں کہ (اونچی) آواز گدھوں کی سی ہے اور کچھ شک نہیں سب سے بڑی آواز گدھوں کی ہے۔

س 4: دیہاتی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا طرز عمل کیا تھا؟

ج: ایک مرتبہ دور دراز کے دیہات سے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنے مخصوص دیہاتی لہجے میں آپ ﷺ سے بات چیت کی۔ آپ ﷺ نے اس کی زبان کا خیال رکھتے ہوئے اسی کے لہجے میں اس کو جواب دیا۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

س 1: حدیث کی روشنی میں واضح کریں کہ انسان اپنے ماں باپ کو گالی کیسے دیتا ہے؟

ج: آپ ﷺ نے فرمایا'' کہ کوئی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جواب میں وہ اس کہ باپ کو گالی دیتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے اور جواب میں وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

س 2: نبی اکرم ﷺ کے انداز گفتگو کی خصوصیات واضح کریں؟

ج: نبی اکرم ﷺ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا ایک ایک لفظ اور ہر فقرہ الگ ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی گفتگو تکلف اور بناوٹ سے پاک ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نہایت شیریں کلام تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کو گفتگو کا ہر لفظ الگ الگ ہوتا تھا۔ جو بھی اسے سنتا تھا۔ سمجھ جاتا تھا۔

میانہ روی

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) میانہ روی کا مطلب ہے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(الف) راستے کے درمیان میں چلنا (ب) سیدھی راہ پر چلنا
(ج) درمیانی راہ پر چلنا (د) اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

(2) محتاج نہیں ہو سکتا۔
(الف) ہمیشہ سچ بولنے والا (ب) وعدہ پورا کرنے والا
(ج) امانت کی حفاظت کرنے والے (د) میانہ روی سے کام لینے والا

(3) اسلام میں اجازت نہیں
(الف) کھانے پینے کی (ب) کاروبار کرنے کی
(ج) خرچ کرنے کی (د) ترک دنیا کی

(4) خرچ کرنے میں حد سے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔
(الف) صدقہ وخیرات (ب) میانہ روی (ج) اسراف (د) سخاوت

(5) ضرورت پڑنے پر بھی خرچ نہ کرنا کہلاتا ہے۔
(الف) کفایت شعاری (ب) میانہ روی
(ج) تبذیر (د) کنجوسی

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: نبی اکرم ﷺ نے کن کاموں کو بہترین قرار دیا؟
ج: دین اسلام میں ان کاموں کو بہتر قرار دیا گیا ہے جن میں اعتدال پسندی سے کام لیا گیا ہے۔

س2: خرچ کے معاملے میں کیسے میانہ روی اختیار کی جاسکتی ہے؟
ج: خرچ کرنے میں میانہ روی اس طرح کی جاتی ہے کہ نہ پیسے مضوں چیزوں پہ یعنی اپنی ضروریات سے زیادہ خرچ کرنی چاہیے اور نہ ہی اسے کم کہ اس میں کنجوسی کی جائے بلکہ درمیانہ راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

س3: زندگی کے کن کن معاملات میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے؟
ج: زندگی کے دیگر معاملات میں بھی میانہ روی بہترین طریقہ ہے۔ کسی فرد سے دوستی میں، لین دین میں کام اور ارام میں پڑھائی اور کھیل میں یہاں تک کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں بھی توازن اور اعتدال پسندی ہی دراصل پسندیدہ طریقہ ہے۔

س4: قرآن مجید میں دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگنے کے لیے کون سی دُعا سکھائی گئی ہے؟
ج: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور اخرت میں بھی نعمت بخش اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: میانہ روی کا مفہوم واضح کریں؟
ج: میانہ روی کے معنی" درمیانی راہ پر چلنے" کے ہیں اس کو اعتدال پسندی بھی کہا جاتا ہے۔ میانہ روی سے مراد ہے کہ ہر کام میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی راہ اختیار کی جائے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

میانہ روی ایک اہم اخلاقی صفت ہے۔ یہ انسان کے کردار کو سنوارنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لیے نبی اکرم ﷺ نے خود بھی ہر کام میں میانہ روی سے کام لیا اور اپنی امت کو بھی اسے اختیار کرنے کا حکم دیا دین اسلام میں ان کاموں کو بہتر قرار دیا گیا ہے۔ جن میں اعتدال پسندی سے کام لیا گیا ہو۔

س2: عبادات میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

ج: قرآن مجید میں انسانوں کی تخلیق کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کریں۔ لیکن اس فریضے کو بھی میانہ روی سے انجام دینے کی تاکید کی گئی ہے۔

ایک دفعہ تین آدمی نبی اکرم ﷺ کے گھر آئے اور آپ کی عبادت کے معمولات کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ کے گھر والوں نے انہیں آپ کی عبادت کی کیفیت بتائی تو انہوں نے سوچا کہ ہمارا اور نبی اکرام ﷺ کا کیا مقابلہ؟ آپ تو اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں۔ ہمیں تو بہت زیادہ عبادت کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں فیصلہ کیا کہ ہم آج کے بعد اپنا سارا وقت عبادت میں گزاریں گے، کوئی اور کام نہیں کرے گے۔

س3: معاشرتی معاملات میں میانہ روی کے بارے میں اسلام نے کیا ہدایات دی ہیں؟

ج: اسلام نے مسلمانوں کے معاشرتی معاملات میں بھی میانہ روی کی تعلیم دی ہے اور حکم دیا کہ چال ڈھال گفتگو خوشی اور غم میں اعتدال کی راہ اختیار کی جائے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: اور اپنی چال میں اعتدال رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا۔

یعنی غرور و تکبر کے ساتھ اکڑ کر چلنا بھی ناپسندیدہ ہے اور کمزوروں کی طرح چلنے سے بھی منع کیا ہے اسی طرح خوشی اور غم کے موقع پر بھی آپے سے باہر ہو جانے، یا اپنے آپ سے بے خبر ہو کر نازیبا کلمات کہنے سے روکا گیا ہے۔

س4: معاشی معاملات میں میانہ روی کے بارے میں قرآن و حدیث کی کیا تعلیمات ہیں؟

ج: خرچ کرنے میں حد سے بڑھ جانا "اسراف" کہلاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر بھی خرچ نہ کرنا "کنجوسی" ہے قرآن مجید میں دونوں کی مذمت اس طرح کی گئی ہے۔

ترجمہ: اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کر لو اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی کچھ دے ڈالو اور انجام یہ ہو) کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ۔

قرآن مجید میں مومنوں کی ایک صفت یہی بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ خرچ کرنے میں میانہ روی سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ ضرورت سے زیادہ نہ کم۔

سخاوت و ایثار

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) سخاوت کا مطلب ہے۔

(الف) سچ بولنا (ب) ایمان داری کا مظاہرہ کرنا

(ج) اپنا مال دوسروں پر خرچ کرنا (د) ہمیشہ پاک رہنا

(2) قرآن مجید میں نیکی کو اختیار کرنے کا ایک راستا قرار دیا گیا ہے۔

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

(الف) امانت داری کو (ب) سخاوت کو (ج) دیانت داری کو (د) مساوات کو

(3) بخل کا دوسرا نام ہے۔

(الف) غیبت (ب) چغلی (ج) بہتان (د) کنجوس

(4) بخل کا سب سے بڑا سبب، محبت ہے

(الف) مال کی (ب) علم کی (ج) اولاد کی (د) والدین کی

(5) بخل کی وجہ سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔

(الف) ایمان سے (ب) رحم سے (ج) دیانت سے (د) صداقت سے

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں

س1: سخاوت کا کیا مطلب ہے؟

ج: سخاوت کا مطلب '' اپنا مال دوسروں کے لیے خرچ کرنا'' ہے

س2: ایثار سے کیا مراد ہے؟

ج: ایثار سے مراد کسی دوسرے کا فائدہ کرنا ہے۔

س3: بخل کسے کہتے ہیں؟

ج: بخل سے مراد ہے کہ انسان مال دار ہونے کے باوجود مال کو اپنی اور دوسروں کی جائز ضروریات پر خرچ نہ کرے اور اسے جمع کرتا رہے۔ اسے کنجوسی بھی کہتے ہیں۔ بخل کرنے والے کو بخیل کہا جاتا ہے۔

س4: بحیثیت طالب علم سخاوت کی کیا صورت اختیار کی جا سکتی ہو؟

ج: اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا بھی سخاوت ہے اسی طرح دوسروں کے کام آنا اور لوگوں کی مدد کرنا بھی سخاوت وایثار ہے۔

س3: تفصیلی جواب دیں

س1: سخاوت کا مفہوم واضح کریں۔

ج: سخاوت کا مطلب '' اپنا مال دوسروں کے لیے خرچ کرنا'' ہے۔ اسلام میں سخاوت سے مراد ہے کہ انسان اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے اس کی رضا اور خوش نودی کے لیے اس کے بندوں پر خرچ کرے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مال و دولت سے نوازتا ہے۔ تو وہ چاہتا ہے کہ میرا بندہ اس مال کو میری راہ میں خرچ کرے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کرلو جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہو اور نہ دوستی اور شفارس ہو سکے۔

س2: قرآن وحدیث کی روشنی میں سخاوت وایثار کی فضیلت پر نوٹ لکھیں۔

ج: قرآن وحدیث میں سخاوت وایثار کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور اسے اہل ایمان کی خاص صفات میں شمار کیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے (یعنی) مانگنے والے کا اور نہ مانگنے والے کا۔

قرآن مجید میں نیکی کو اختیار کرنے کا ایک راستہ سخاوت وایثار ہی کو قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: (مومنو)! جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (اللہ کی راہ میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہیں کر سکو گے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

قرآن مجید میں مومنوں کی ایک اہم صفت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ترجمہ: اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

س3: سخاوت کے چند طریقے بیان کریں۔

ج: سخاوت وایثار کرنے کے بہت سے طریقے ہیں مثلاً فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں، بیواؤں غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا، عام لوگوں کی سہولت اور بھلائی کے لیے رفاہ عامہ کے مختلف کام کرنا اور نادار طالب علموں کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنا وغیرہ۔ اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا بھی سخاوت ہے اسی طرح دوسروں کے کام آنا اور لوگوں کی مدد کرنا بھی سخاوت وایثار ہے۔

س4: بخل کے اسباب بیان کریں؟

ج: بخل اور کنجوسی انسان کی بد ترین صفات میں سے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا سبب مال دولت کی محبت اور حرص ہے بخیل شخص دولت کو نہ تو اپنی ضروریات پر خرچ کرتا ہے اور نہ دوسروں پر خرچ کرتا ہے۔ اس کو صرف یہی لالچ اور طمع ہوتی ہے کہ اس کے پاس بہت سارا مال جمع ہو جائے۔ وہ مال کے کم ہونے کی ڈر سے اسے خرچ نہیں کرتا۔

ترجمہ: جو لوگ مال میں، جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو عطا کیا ہے۔ بخل کرتے ہیں، وہ اس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں۔ (وہ اچھا نہیں) بلکہ ان کے لیے برا ہے۔ وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں۔ قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا

س5: قرآن وحدیث میں بخیل شخص کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

ج: بخیل شخص کو اللہ تعالیٰ بھی ناپسند کرتا ہیں اور معاشرے میں بھی اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

ترجمہ: بخیل شخص اللہ سے بھی دور ہوتا ہے جنت سے بھی دور ہوتا ہے لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ بخل کی وجہ سے انسان ایمان سے محروم ہو جاتا ہے نبی اکرام ﷺ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: بندے کے دل میں بخل اور ایمان کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

تعلیم اور تعلم کے آداب

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں=

(1) کسی بھی کام کی کامیابی کے ضروری ہے۔

(الف) پختہ ارادہ اور عزم (ب) دوست احباب (ج) مال وزر (د) مشکلات کا خوف

(2) حضرت ابوہریرہؓ مسلسل رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے

(الف) صرف عہدہ کی خاطر (ب) صرف جہاد کی خاطر

(ج) صرف خدمت کی خاطر (د) صرف علم کی خاطر

(3) حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر سوالات کیے

(الف) نظافت وطہارت کے بارے میں (ب) اسلام، ایمان اور احسان کے بارے میں

(ج) دنیا و آخرت کے بارے میں (د) اسلام، ایمان اور جنت کے بارے میں

(4) جسم کو توانا اور چست رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(الف) بہت سارا کھانا　(ب) دن رات پڑھنا　(ج) کھیل کود　(د) بہت زیادہ سونا

(5) ذہنی اور جسمانی لحاظ سے تندرست انسان اچھے طریقے سے حاصل کرتا ہے۔

(الف) شہرت　(ب) دولت　(ج) علم　(د) مشکلات

سوال نمبر 2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: تعلیم و تعلم کا مفہوم بتائیں۔

ج: تعلیم کا معنی سکھانا اور تعلیم کا معنی سیکھنا ہے۔

س2: علم کے متعلق ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں۔

ج: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

س3: حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نبی کریم ﷺ سامنے بیٹھنے اور سوال کرنے کا انداز کیسا تھا؟

ج: حضرت جبرائیلؑ کے بیٹھنے اور سوال کرنے کا انداز اچھا تھا۔

س4: آپ ﷺ نے جسمانی حفاظت کی کیا تعلیم دی؟

ج: نبی کریم ﷺ نے توانا اور تندرست مومن کی تعریف فرمائی ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے کمزور مومن کے مقابلے طاقتور اور توانا مومن بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے حضور ﷺ کی تاکید فرمائی ہے کہ اپنی جسم کی حفاظت کرو کیونکہ اس کے ذریعے بندہ عبادات اور جہاد کے تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے حضور ﷺ نے تفریح اور کھیل کود کے بارے میں بھی تاکید فرمائی ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: تعلیم و تعلم کی اہمیت اور فضیلت بیان کریں۔

ج: تعلیم و تعلم کی بہت اہمیت اور فضیلت بتائی ہے جس طرح ہر کام کرنے کے کچھ اصول ہوتے ہیں۔ علم حاصل کرنے کے بھی کچھ آداب ہیں۔ ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے۔ کہ وہ ان آداب کا خیال رکھے انسان کوئی بھی کام کرے تو وہ کام نیت و ارادہ کے بغیر نہیں اور خالی ارادہ و نیت سے علم حاصل نہیں ہو جاتا بلکہ پختہ ارادہ اور عزم کے ساتھ اس پر توجہ کرنے پڑتی ہے۔ ارادہ کمزور ہو گا تو چھوٹے چھوٹے خیالات ہمیں پریشان کرنے گا۔

س2: حصول علم کے لیے سوال کرنے اور محنت مشقت اٹھانے کی اہمیت بیان کریں۔

ج: علم حاصل کرنے میں انسان کو مشقت اور تکلیف اُٹھانا پڑتی۔ اگر ہم محنت کے عادی نہیں ہوں گے تو علم حاصل کرنے میں ہمیں بہت مشکل پیش آئے گی۔ محنت و مشقت پر ہمیں صبر کرنا ہے۔ اپنے آپ کو اس کی عادت ڈالنی ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی مشکلات پیش آئیں ان پر صبر کرنے سے ہی کامیابی مل سکتی ہے۔ اہل صفہ بھوکے پیاسے رہ کر علم حاصل کرتے تھے استاد سے سوال کرنے میں کوئی شرم نہیں کرنی چاہئے

س3: استاد اور وسائل علم جیسے کتاب، قلم وغیرہ سے محبت اور احترام کی اہمیت بیان کریں۔

ج: اساتذہ کا ادب و احترام بھی علم حاصل کرنے کے آداب میں شامل ہے۔ اپنے سکول کے دیگر عملے کا احترام بھی ہمارے لیے ضروری ہے۔ تعلیمی معاونات یعنی قلم، کتاب، کاغذ، فرنیچر، کھیل کا سامان وغیرہ ہر چیز کی حفاظت ہمارے اوپر لازمی ہے۔

اچھے انداز میں سوال کرنا تعلیم کے آداب میں شامل ہے استاد سے سوال کرنے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ جس طرح معلم کا خیال اور ادب کرنا چاہیے اس طرح ان تمام چیزوں کا احترام ضروری ہے جس کے ذریعے علم ہم سیکھتے ہیں۔ مثلاً کاغذ قلم۔ یہاں تک کے اس جگہ کا بھی احترام ضروری ہے جہاں ہم بیٹھ کر علم حاصل کرتے ہیں۔

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

ریاکاری اور نمود و نمائش

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) نمود و نمائش کا مطلب ہے

(الف) چھپانا (ب) دکھاوا کرنا (ج) ظاہر کرنا (د) کمی کرنا

(2) اسلام سے پہلے لوگ غرور تکبر کا اظہار کیا کرتے تھے۔

(الف) اپنی طاقت پر (ب) اپنی خوبصورتی پر (ج) اپنی (د) اپنی شجاعت و بہادری پر

(3) جس نیک کام میں یہ غرض شامل ہو جائے کہ لوگ اسے دیکھیں۔ تعریف کریں۔ ایسا عمل خالی ہو جاتا ہے

(الف) یقین سے (ب) بھروسے سے (ج) اعتدال (د) اخلاص سے

(4) نماز جیسے نہایت اچھے عمل میں بھی اگر ریاکاری شامل ہو جائے تو وہ ہو جاتا ہے۔

(الف) قبول (ب) مقبول (ج) ضائع (د) قضا

(5) حدیث کے مطابق جس نے دکھاوے کی نماز ڑھی، اُس نے کیا

(الف) شرک (ب) اسراف (ج) تبذیر (د) کنجوسی

سوال نمبر 2: مختصر جواب لکھیں۔

س 1: ریاکاری سے کیا مراد ہے؟

ج: اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت یا کوئی نیک کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے لوگوں کو دکھانے اور اپنی شہرت کے لیے کرتا ہے تو یہ ریاکاری کہلاتی ہے۔

س 2: دکھاوے کی نیت سے کیا جانے والے نیک عمل کی سزا کیا ہے؟

ج: دکھاوے کی نیت سے کیے جانے والے نیک عمل کی سزا یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔

س 3: ریاکاری کی مذمت اور وعید میں ایک آیت اور حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ج: جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی، اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کے لیے روزے رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

س 1: ریاکاری اور نمود و نمائش کا مفہوم کریں۔

ج: اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت یا کوئی نیک کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے لوگوں کو دکھانے اور اپنی شہرت کے لیے کرتا ہے تو یہ ریاکاری اور نمود و نمائش ہے۔

س 2: عبادات میں ریاکاری اور نمود و نمائش سے کیا مراد ہے؟

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت یا کوئی نیک کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے لوگوں کو دکھانے اور اپنی شہرت کے لیے کرتا ہے تو یہ ریاکاری اور نمود و نمائش ہے۔ جب اعمال ریاکاری اور نمود و نمائش کے لیے کیے جائیں تو ان پر اللہ سے کوئی اجر و ثواب بھی نہیں ملتا۔ انسان بظاہر ہر عبادت اطاعت اللہ تعالیٰ کے لیے ہو مگر دل میں نیت دکھاوے کی ہو تو یہ عبادت اللہ سے اجر و ثواب کی بجائے اس کی ناراضی کا سبب بن جاتی ہے۔

س3: انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں اسلام نے کیا ہدایات دی ہیں؟

ج: جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔

س4: ہمیں کن کن معاملات میں ریاکاری اور نمود و نمائش سے بچنا چاہیے؟

ج: ہمیں چاہیے کہ ہر کام میں ریاکاری سے بچے اگر نماز پڑھے تو صرف اللہ کی رضا کے لیے پڑھے اگر روزہ رکھنا ہو تہجد کرنا ہو تو اللہ کی رضا کے لیے نوافل اللہ کی رضا کے ہے حج پر جانا ہو تو اللہ کی رضا کے لیے اگر کسی غریب کے ساتھ مدد کرنی ہو تو اس میں صرف اللہ کی رضا کا خیال رکھنا چاہئے کوئی بھی اچھا اور نیک کام کریں لوگوں کی دکھاوے کے لیے نہ کریں صرف اللہ کو خوش کرنے کے لیے کرے۔ تو زندگی کے ہر معاملے میں ریا سے بچنا چاہئے کوئی کام نمود و نمائش کے لیے نہ کریں

س5: عملی زندگی میں ریاکاری سے ہونے والے کوئی سے پانچ نقصانات تحریر کریں۔

ج: ریاکاری کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ جو عبادت کریں اور اس میں ریا ہو تو وہ عبادت بلکل قبول نہیں ہو گی معاشرے میں بھی ریاکاروں کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔

انسان جو عمل ریاکاری سے کرتا ہے اس میں استقامت نہیں ہوتی

ریاکاری سے جو بھی عمل کیا جائے اس میں انسان کا دل نہیں لگتا۔

ریاکاری سے کی جانے والی عبادت پر انسان کی جان، مال یا وقت تو لگ جاتا ہے لیکن اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

حقوق العباد

(مہمان، خواتین مسافر اور دوستوں سے حسن سلوک)

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) حقوق العباد کا لفظی معنی ہے۔
(الف) اللہ تعالیٰ کے حقوق (ب) بندوں کے حقوق
(ج) جانوروں کے حقوق (د) پرندوں کے حقوق

(2) حدیث مبارکہ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے لازم ہے کہ احترام کرے۔
(الف) مہمان کا (ب) میزبان کا (ج) مسافر کا (د) بیمار کا

(3) مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔
(الف) مسافر کی (ب) والدین کی (ج) بیوہ و مسکین کی (د) مہمان کی

(4) مہمان کو میزبان کے ہاں زیادہ سے زیادہ قیام کرنا چاہئے۔
(الف) دو دن (ب) تین دن (ج) چار دن (د) پانچ دن

Ali Infoz 03101490027

Scanned with CamScanner

(5) احتیاط سے کام لینا چاہیے:۔
(الف) مہمان بلواتے وقت (ب) دوست بناتے وقت
(ج) تیمارداری کے وقت (د) کام کرتے وقت

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: حقوق العباد کا مفہوم واضح کریں۔

ج: حقوق العباد کا مطلب ہے "بندوں کے حقوق"۔

س2: خواتین سے حسن سلوک کا کیا مطلب ہے؟

ج: اسلام نے خواتین کو بہت سے حقوق دیے ہیں۔ مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ خواتین کا ہر حالت میں احترام کریں۔ ان سے عزت سے پیش آئیں ان کو تنگ اور پریشان نہ کریں اسلام نے ماں، بہن، بیوی بیٹی یا دیگر صورتوں میں عورتوں کو عزت و قار سے نوازا ہے۔

س3: دوستوں سے متعلق کسی ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ج: ترجمہ: آدمی اپنے دوست کے انداز و اطوار کو اختیار کرتا ہے، تو کسی کو دوست بناتے وقت اس کو پرکھ لینا چاہیے۔

س4: مہمان کی عزت و احترام کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟

ج: جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ وہ مہمان کا احترام کرے

س5: مسافر کی مدد کیسے کی جاسکتی ہے؟

ج: ہمیں مسافر کا خوش دلی سے استقبال کرنا چاہیے۔ اپنی طاقت کے مطابق اُس کے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کرنا چاہیے۔ اُسے عزت و احترام کے ساتھ رخصت کرنا چاہیے اس کو بوقت ضرورت مالی مدد فراہم کرنی چاہیے۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: اسلام نے رشتہ داروں کے کیا حقوق مقرر کیے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: رشتہ داروں کے بہت سے حقوق ہے۔ اس سے صلح رحمی کی جائے رشتہ داروں سے جو تعلق توڑے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ قرآن مجید میں بھی رشتہ داروں کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رشتہ داروں کو اپنا حق دو۔ اگر بیمار ہو تو عبادت کے لیے جائے۔ اس کو ہر طرح کی عزت دے اور خیال رکھا جائے اور اس سے تعلق ختم نہیں کرنا چاہیے۔

س2: دین اسلام میں مہمانوں کو کیا حقوق حاصل ہیں؟ وضاحت کریں۔

ج: مہمان نوازی اسلامی معاشرے کی ایک اہم خصوصیات ہے اسلام نے مہمان کے ساتھ عزت و حترام سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ وہ مہمان کا احترام کرے۔

یعنی جب مہمان آئے تو اس کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا جائے۔ اس ممکن حد تک آرام و سکون پہنچایا جائے۔ اس اپنی استطاعت کے مطابق بہترین کھانا پیش کیا جائے۔ مہمان کو بھی میزبان کے آرام کا خیال رکھنا چاہیے۔

س3: خواتین کے حقوق قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کریں۔

ج: اسلام نے جاہلیت کی تمام ظالمانہ رسومات کا خاتمہ کر کے خواتین کو مکمل تحفظ فراہم کیا ان کے درج ذیل حقوق مقرر کیے

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

1) خاوند کی وراثت میں بیوہ کا حصہ مقرر کیا۔
2) بیوہ کو دوسری شادی کی اجازت دی اور اسے اپنی مرضی سے اپنی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار دیا۔
3) وارثوں اور رشتہ داروں کے ظلم وغیرہ سے آزاد کیا
4) جائیداد میں ملکیت کا حق دیا۔

نظم وضبط اور قانون کا احترام

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) کوئی انسانی معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا۔
(الف) کثرت مال کے بغیر (ب) بلند و بالا عمارات کے بغیر
(ج) نظم وضبط کے بغیر (د) حکومت کے بغیر

(2) نظم کے معنی ہیں
(الف) کسی چیز کو ترتیب دینا (ب) کسی چیز پر قابو پانا
(ج) کسی چیز کو سنوارنا (د) کسی چیز کو اختیار کرنا

(3) ضبط کے معنی ہے۔
(الف) کسی چیز کو ترتیب دینا (ب) کسی چیز پر قابو پانا
(ج) کسی چیز کو سنوارنا (د) کسی چیز کو اختیار کرنا

(4) نبی اکرم ﷺ نے سفارش رد کر دی۔
(الف) حضرت علیؓ کی (ب) حضرت انسؓ کی
(ج) حضرت اسامہ بن زیدؓ کی (د) حضرت بلالؓ کی

(5) نظام کائنات کی اہم خصوصیات ہے۔
(الف) بے ترتیبی (ب) نظم وضبط
(ج) ستارے اور سیارے (د) رات اور دن

سوال نمبر 2: مختصر جواب لکھیں۔

س 1: کائنات کا وجود کس طرح قائم ہے؟
ج: نظم وضبط کائنات کی اہم خصوصیت ہے۔ سورج، چاند، ستارے، رات اور دن سب ایک قاعدے اور قانون کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اگر یہ ان قوانین کی خلاف ورزی کریں تو نظام کائنات ایک لمحہ بھی قائم نہ رہ سکے۔

س 2: حدیث کے مطابق پہلی قومیں کس وجہ سے تباہ ہوئیں؟
ج: تم سے پہلی قومیں اسی سبب سے برباد ہوئیں کہ اُن کے چھوٹے لوگوں کو سزا دی جاتی تھی۔ اور اونچے طبقے کے لوگوں کو معاف کر دیا جاتا تھا۔

س 3: معاشرتی قدروں کی پاس داری کیوں ضروری ہے؟

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: معاشرتی قدروں کی پاس داری کے لئے نظم وضبط پر عمل کرنا ضروری ہے۔اس سے ہر کسی جان ومال اور عزت محفوظ ہو جاتی ہے، معاشرے میں عدل، انصاف اور باہمی احترام کو فروغ ملتا ہے۔

س4: دین اسلام نے انسان کو فتنہ سے بچنے کے لیے کیازریں اصول دیا ہے؟

ج: دین اسلام نے انسان کو فتنہ سے بچنے کے لیے نظم اوضبط اور قانون کا احترام کی تاکید کی ہے۔

س5: قانون کی بالادستی سے کیامراد ہے؟ایک مثال لکھیں۔

ج: قانون کی بالادستی سے یہ مراد ہے کہ کوئی کتنا ہی بڑا عہدہ دار کیوں نہ ہو وہ بھی قانون کا پابند ہوتا ہے اور کوئی خود قانون سے بالاتر نہ سمجھے قانون لاگو کرنے میں بھی کسی کالحاظ نہ رکھا جائے۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں

س1: نظم وضبط اور قانون کے معنی اور مفہوم بیان کریں۔

ج: نظم کے معنی کسی چیز کو ترتیب دینے اور ضبط کے معنی قابو پانے کے ہیں۔اس سے مراد مقررہ اصولوں اور ضابطوں کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے جب کوئی انسان اپنی زندگی میں اصولوں کی پابندی اختیار کرتا ہے۔ قانون کے معنی دستور، آئین اور ضابطے کے ہیں قانون سے مراد وہ ضابطے، قاعدے اور اصول ہیں جو حکومت ملک میں نافذ کرتی ہے۔ تاکہ معاشرے میں نظم وضبط پیدا ہو اور ہر کوئی اپنی حد میں رہتے ہوئے کام کرے۔ نظم وضبط کے بغیر انسانی معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا۔اس لیے قانون کا نفاذ ایک معاشرتی ضرورت ہے۔

س2: نظم وضبط اور قانون کے احترام کے فوائد وثمرات تحریر کریں۔

ج: قانون کا احترام کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر کسی کی جان، مال اور عزت محفوظ ہو جاتی ہے معاشرے میں عدل، انصاف اور باہمی احترام کو فروغ ملتا ہے۔ جرائم پیشہ لوگ قانون کی بالادستی کی وجہ سے جرائم سے باز رہتے ہیں۔ معاشرے میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے روزمرہ زندگی میں بہت سی سہولتیں پیدا ہوتی ہیں۔ معاشرے سے بد دیانتی، رشوت اور بدعنوانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ حق دار کو اُس کا حق ملتا ہے۔ ملک کی عدالتیں لوگوں کو انصاف فراہم کرتی ہیں۔ جس کی وہ سے لوگوں کے دلوں سے حق تلفی کا خوف دور ہو جاتا ہے اور وہ امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔

س3: انسانی زندگی میں نظم وضبط اور قانون کی اہمیت تفصیل سے بیان کریں۔

ج: اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے افضل مخلوق بتایا اسے علم اور اختیار عطا کیا اور زمین پر اپنا نائب بنایا۔ انسان کی اس حیثیت کا تقاضا ہے کہ وہ اصولوں اور ضابطوں کے مطابق زندگی بسر کریں۔ زمین پر مہذب بن کر رہے۔ انسان کی زندگی میں نظم وضبط نہ ہو تو زمین فتنہ وفساد سے بھر جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے قرآن مجید کی صورت میں قانون اُتارا۔ تاکہ انسانوں کی زندگی میں نظم وضبط پیدا ہو اور وہ فتنہ وفساد سے محفوظ رہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا

ترجمہ: حکمرانوں کی بات کو سننا اور اسکی تعمیل کرنا واجب ہے۔ جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں تو انکی بات نہ سنی جائے اور نہ مانی جائے۔ قانون کا احترام کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر کسی کی جان ومال اور عزت محفوظ ہو جاتی ہے۔ معاشرے میں عدل انصاف اور باہمی احترام کو فروغ ملتا ہے۔ جرائم پیشہ لوگ قانون کی بالادستی کی وجہ سے جرائم سے باز رہتے ہے۔

کسب حلال

مشق

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) کسب کے معنی ہیں

(الف) محنت کرنا (ب) کمانا (ج) کاروبار کرنا (د) اکٹھا کرنا

(2) دین اسلام کے دیے ہوئے اصول وضوابط کی روشنی میں جو رزق حاصل ہو گا وہ شمار ہو گا۔

(الف) حرام (ب) حلال (ج) مباح (د) مکروہ

(3) حرام کے ارتکاب کے نتیجے میں ضائع ہو جاتے ہیں۔

(الف) نیک اعمال (ب) مال و دولت (ج) اہل وعیال (د) جائیداد

(4) فرض عبادت کی بجاآوری کے بعد سب سے اہم فریضہ ہے

(الف) امانت داری (ب) راست گوئی (ج) صلہ رحمی (د) کسب حلال

(5) حضرت داؤد علیہ السلام کا پیشہ تھا۔

(الف) کھیتی باڑی (ب) گلہ بانی (ج) باغبانی (د) دست کاری

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: کسب حلال سے مراد ہے؟

ج: کسب کے لفظی معنی" کمانے" کے ہیں۔ نیز اس کے معنی میں تلاش اور طلب رزق کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ کسب حلال کا مطلب ہے جائز ذرائع سے روزی کمانا اور حاصل کرنا۔

س2: ہاتھ سے روزی کمانے کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ لکھیں۔

ج: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کھانا وہ پسند ہے جسے انسان اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔

س3: اللہ تعالیٰ کس شخص کی دعا قبول نہیں کرتا؟

ج: جس کا کھانا حرام ہو جس کا پینا حرام ہو جس کا لباس حرام کا ہے اور جس کو غذا حرام کی ملی ہے تو اس کی دعا قبول نہیں ہو گی۔

س4: کس طریقے سے کمانا کسب حلال کے خلاف ہے؟

ج: کاروبار میں جھوٹ بولنا، کم تولنا اور ماپنا اور ملاوٹ شدہ چیزیں فروخت کرنا، حد سے زیادہ منافع لینا، سودی کاروبار کرنا جوتے اور سٹے کا کاروبار، حرام چیزیں شراب، ہیروئن وغیرہ کا کاروبار کرنا، بت بنانا اور بیچنا وغیرہ) کاروبار کے حرام ذرائع ہیں۔

س5: اسراف کے کیا معنی ہیں۔

ج: اسراف کے معنی ہیں مقررہ حد سے آگے بڑھ جانا۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: کسب حلال کا معنی و مفہوم اور اہمیت بیان کریں۔

ج: کسب حلال کا مطلب ہے جائز ذرائع سے روزی کمانا اور حاصل کرنا روزی کا حصول ہر انسانی کی فطری ضرورت ہے اسلام دین فطرت ہے اور یہ انسان کی فطری ضروریات کا پورا پورا خیال رکھتا ہے اور ان کی ضروریات کی تکمیل کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے البتہ اسلام کا انسانوں سے مطالبہ ہے کہ وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے صرف اور صرف جائز ذرائع اختیار کرے اور حرام ذرائع سے اجتناب کرے۔ اسلام انسانی زندگی کے بارے

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

میں ایک واضح طرز عمل اختیار کرنے پر زور دیتا ہے۔ بعض چیزوں کو وہ جائز اور بعض کو حرام قرار دیتا ہے۔ کیوں کہ حرام ذرائع کی وجہ سے کسی نہ کسی کی حق تلفی ضرور ہوتی ہے ل۔ نیز حرام کے ارتکاب کے نتیجے میں انسان کے نیک اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔

س2: روزی کمانے کے حلال اور حرام ذرائع کی وضاحت کریں۔

ج: اسلام میں روزی کمانے کا ہر وہ ذریعہ حلال ہے جس کی بنیاد انصاف اور عدل پر ہو اور اس میں کسی انسان کا نقصان نہ ہو۔ جیسے تجارت اور کاروبار کرنا، کھیتی باڑی کرنا، چیزیں تیار کرنے کے لیے کارخانے لگانا، ملازم کے ذریعے سے روزی کمانا، محنت اور مزدوری کرنا اور مخصوص پیشے اختیار کرنا۔ کسب حلال کے لیے ضروری ہے کہ انسان کو حرام اور ناجائز ذرائع کے بارے میں بھی علم ہو تاکہ وہ ان طریقوں سے بچ سکے کاروبار میں جھوٹ بولنا، کم تولنا، اور ماپنا اور ملاوٹ شدہ چیزیں فروخت کرنا حد سے زیادہ منافع لینا، سودی کاروبار کرنا، جوئے اور سٹے کا کاروبار کرنا حرام چیزیں مثلاً شراب، ہیروئن وغیرہ کاروبار کرنا، بت بنانا اور بیچنا وغیرہ (کاروبار کا حرام ذرائع ہیں۔

س3: کسب حلال کے آداب و ثمرات بیان کریں۔

ج: کسب حلال کا سب سے بڑا فائدہ عذاب جہنم سے آزادی ہے۔ حلال روزی کمانے والے شخص کا ضمیر مطمئن ہوتا ہے وہ بے جا حرص طمع میں مبتلا نہیں ہوتا۔ محنت کے ذریعے سے اس جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ اس پر مطمئن اور خوش رہتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے جب کہ حرام ذرائع سے روزی حاصل کرنے والا شخص بے چین اور پریشان رہتا ہے اور اس کی روزی میں برکت بھی نہیں ہوتی۔

قومی املاک و وسائل کے استعمال کے آداب

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) اسلام میں قومی املاک کو سمجھا جاتا ہے۔

(الف) امانت　(ب) ملکیت　(ج) کاروبار　(د) مال غنیمت

(2) قومی املاک کے جائز استعمال کا حق تمام شہریوں کے لیے ہے۔

(الف) حرام　(ب) حلال　(ج) مباح　(د) مکروہ

(3) نبی اکرم ﷺ نے مال غنیمت میں سے چرا لینے پر بھی جہنم کی وعید سنائی ہے۔

(الف) سوئی　(ب) تلوار　(ج) نیزہ　(د) ڈھال

(4) قومی املاک و وسائل کا تحفظ ہر شہری پر ہے۔

(الف) واجب　(ب) سنت　(ج) نفل　(د) فرض

(5) قومی املاک اور وسائل کی چوری ہے

(الف) منزوں　(ب) ممنوع　(ج) مقبول　(د) مبارک

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: قومی املاک سے کیا مراد ہے؟

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: قومی املاک پر چونکہ سب کا ایک جیسا حق ہوتا لہٰذا کوئی شخص ان اشیاء کو محض ذاتی استعمال میں نہیں لا سکتا اور نہ ہی ذاتی ملکیت بنا سکتا ہے۔ یہ اجتماعی اور قومی دولت ہوتی ہے۔ کسی ایک فرد کی ملکیت نہیں ہوتی کہ جس طرح چاہے استعمال کریں۔

س2: قومی املاک و وسائل کے استعمال میں صفائی اور نظافت کا کیسے خیال رکھا جاتا ہے؟

ج: چیزوں کے استعمال میں دوسرا پہلو ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہے۔ کس چیز کو استعمال کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ نہ وہ چیز گندی اور آلودہ ہو اور نہ اس کے آس پاس کی جگہ گندی اور خراب ہو۔

س3: حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے ادوار میں کس طرح قومی املاک کی حفاظت کی جاتی تھی؟

ج: حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے ادوار میں قومی دولت اور املاک کی پوری پوری نگرانی کی جاتی اور ان کی حفاظت کو یقینی بنایا جاتا تھا۔ قومی املاک کو پہنچانے یا انہیں چوری لینے پر سخت سزا دی جاتی۔

س4: قومی املاک و وسائل کو امانت کیوں کہا گیا ہے؟

ج: قومی املاک اور وسائل ہمارے پاس ایک قومی امانت ہیں ان کا استعمال بھی ہمیں امانتدارنہ طریقے سے کرنا چاہیے اور ان کا تحفظ بھی ذاتی اشیاء کی حفاظت کی طرح کرنا چاہئے۔

س5: قومی املاک و وسائل کی ناجائز استعمال سے کیا مراد ہے؟

ج: قومی املاک چونکہ سب کا ایک جیسا حق ہوتا ہے لہٰذا کوئی شخص ان اشیاء کو محض ذاتی استعمال میں نہیں لا سکتا اور نہ ہی ذاتی ملکیت بنا سکتا ہے۔ یہ اجتماعی اور قومی دولت ہوتی ہے۔ کسی ایک فرد کی ملکیت نہیں ہوتی کہ جس طرح چاہئے طریقے سے استعمال کرے ان چیزوں کا استعمال کرنا ناجائز ہیں۔ کیونکہ ان پر سب کا حق ہوتا ہے۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: قومی املاک و وسائل کے استعمال کے آداب بیان کریں۔

ج: اس طرح قومی اشیاء اور املاک کو استعمال کرنے کے کچھ اداب ہیں۔

چیزوں کے استعمال میں سب سے پہلی بات یہ یاد رکھی جائے کہ کسی بھی چیز کو ایسا نقصان نہ پہنچایا جائے جس سے وہ چیز خراب ہو کر استعمال کے قابل نہ رہے۔ کسی بھی چیز کو بے مقصد ضائع کرنے، نقصان پہنچانے اور خراب کرنے سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔ یہ چیز جب درست رہے گی۔ استعمال کے قابل رہے گی خراب ہو جانے سے نہ ہم خود اس کو استعمال کر سکتے ہیں نہ دوسرے لوگ استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی بھی چیز کے استعمال کے وقت ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ چیز صرف ہمارے ہی لیے نہیں بنائی گئی بلکہ دوسروں کا بھی اس پر حق ہے لہٰذا ان کو بھی استعمال کا موقع ملنا چاہئے۔

س2: قومی املاک و وسائل کی حفاظت اور ترقی میں ہم اپنا کردار کیسے ادا کر سکتے ہیں؟

ج: قومی املاک و وسائل کا تحفظ ہر شہری کا فرض ہے۔ یہ ذمہ داری پوری کر کہ ہم ایک اہم قومی فریضہ ادا کرتے ہیں۔ قومی املاک اور وسائل معمولی دولت سے نہیں بنتے۔ ان پر بہت بڑی دولت خرچ ہوتی ہے۔ لہٰذا اس دولت کی حفاظت اور اچھے استعمال پر شہری کی ذمہ داری ہے۔

س3: خدمت خلق اور رفاہ عامہ میں اسلام کی سنہری تعلیمات بیان کریں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: اسلام نے خدمت خلق اور رفاہ عامہ کی تعلیم دی ہے۔ دوسروں کے کام آنا دوسروں کی سہولت فراہم کرنا۔ دوسروں کی مشکلات کو آسان بنانا اور خود ایک اچھا اور کارآمد شہری بننا اسلام کی سنہری تعلیمات کا حصہ ہے لہٰذا ہمیں قومی املاک و وسائل کا استعمال اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ کہ ہم سے کسی چیز شخص یا جگہ کو نقصان نہ پہنچے۔ قومی املاک ہمارے ہی ٹیکس سے بنتی ہے۔ لہٰذا انہیں بچانا اور محفوظ رکھنا ہے ہمارا فرض ہے

س4: قومی خزانے کے استعمال کے حوالے سے خلفائے راشدین کا عمل بیان کریں۔

ج: عہد رسالت اور عہد خلافت راشدہ میں لوگ مال غنیمت کے سامان میں زرہ بھر بھی خیانت کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ لوگ بڑے بڑے قیمتی سامان پوری امانت و دیانت کے ساتھ قومی خزانے یعنی بیت المال میں جمع کرا دیتے خلفائے راشدین کا اپنا معمول یہ تھا کہ قومی خزانے سے اپنی ذاتی استعمال کے لیے بھی کوئی چیز نہ لیتے تھے۔ قومی دولت میں جو کچھ بھی جمع ہوتا وہ عوام پر خرچ کر دیا جاتا۔

امہات المومنین

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) حضرت خدیجہؓ کے علاوہ صرف آپ ہی وہ ام المومنین ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں وفات پائی۔

(الف) حضرت عائشہؓ (ب) حضرت حفصہؓ (ج) حضرت سودہؓ (د) حضرت زینب بنت خزیمہؓ

(2) حضرت زینب بنت جحشؓ کی روایت کردہ احادیث مبارک کی تعداد ہے۔

(الف) 3 (ب) 4 (ج) 5 (د) 6

(3) حضرت حفصہؓ کے پہلے شوہر شہید ہوئے

(الف) غزوہ بدر میں (ب) غزوہ احد میں (ج) غزوہ خندق میں (د) غزوہ تبوک میں

(4) ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(الف) حضرت ابو بکر صدیقؓ (ب) حضرت عثمانؓ نے (ج) حضرت عمر فاروق عنہ (د) حضرت ابو بکرؓ نے

(5) نبی اکرم ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے۔

(الف) حضرت عبداللہؓ عنہ (ب) حضرت ابراہیمؓ نے

(ج) حضرت قاسمؓ نے (د) حضرت زید بن حارثہؓ نے

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا لقب کیا تھا؟ لقب کی وجہ بھی تحریر کریں۔

ج: حضرت زینب بنت خزیمہؓ غربا اور مساکین کی بہت زیادہ مدد کیا کرتی تھیں جس کی وجہ سے آپؓ کو "ام المساکین" کا لقب دیا گیا۔

س2: حضرت ام سلمہؓ کی اولاد کے نام تحریر کریں۔

ج: حضرت ام سلمہؓ کی اولاد کے نام حضرت عمر اور سلمہ ہے۔

س3: حضرت حفصہؓ کے ذوق عبادت کے بارے میں حضرت جبریل علیہ السلام نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: بے شک وہ روزے رکھنے والی اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں آپ کی زوجہ ہوں گے۔

س4: ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: ام المومنین حضرت زینب خزیمہؓ کے والد کا نام خزیمہ بن حارث تھا۔ آپؓ کے شوہر حضرت عبداللہ بن حجشؓ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے آپؓ سے نکاح فرمالیا۔ نکاح کے بعد آپؓ صرف چند ماہ زندہ رہیں۔

س5: حضرت زینب بنت حجشؓ ازواج مطہراتؓ میں کس بات پر فخر کیا کرتی تھیں؟

ج: حضرت زینب بنت حجشؓ تمام ازواج مطہرات میں اس بات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ۔

میرا نکاح تو اللہ نے آسمانوں پر پڑھایا تھا۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: حضرت حفصہؓ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

ج: حضرت حفصہؓ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ کی بیٹی تھیں۔ آپؓ کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا۔ آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہونے سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو عدی سے تھا۔ حضرت حفصہؓ کا نکاح ایک صحابی حضرت خُنیس بن حزافہؓ سے ہوا آپؓ نے انھی کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ غزوہ احد میں آپؓ کے شوہر شہید ہو گئے تو آپؓ کا نکاح نبی اکرم ﷺ سے ہو گیا۔

ترجمہ: بے شک وہ روزے رکھنے والے اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں آپ کی زوجہ ہوں گے۔

س2: حضرت ام سلمہؓ کے ذوق علم وعبادت اور دینی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

ج: حضرت ام سلمہؓ نہایت عبادت گزار تھیں۔ آپؓ کو تعلیم و تعلم سے بھی خاص شغف تھا۔ آپؓ نبی ﷺ سے مختلف مسائل کا علم حاصل کرتیں اور لوگوں کو بھی ان کی تعلیم دیتیں۔ کتب احادیث میں آپؓ سے مروی روایات کی تعداد 378 ہے۔

س3: امہات المومنین کی زندگیوں سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

ج: امہات المومنین کی زندگیوں سے ہم نے یہ سبق سیکھا کہ انسان پر جو حالات بھی آئے اللہ کی رضا اور رسول ﷺ کی رضا کے لیے زندگی گزارنی چاہیے۔ امہات المومنین نے حضور ﷺ کے ساتھ بہت اچھی زندگی گزاری ہے چاہے فقر و فاقہ ہو چاہے مصیبت اور پریشانی ہو، تکلیف ہو۔ حضرت خدیجہؓ سے لے کر حضور اکرم ﷺ کے آخری بیوی تک تمام متحمات نے حضور ﷺ کے ساتھ بہت سختی اور تکلیف میں گزاری، کئی کئی دنوں سے فاقے رہتے تھے۔ ان تمام تکالیف کے باوجود بھی انہوں نے کبھی شکوہ وشکایت نہ کی۔

حضرت امام حسن مجتبیٰؓ

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) حضرت امام حسنؓ کی تاریخ پیدائش ہے۔

(الف) 14 رمضان المبارک (ب) 16 رمضان المبارک (ج) 13 رمضان المبارک (د) 15 رمضان المبارک

(2) نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت حضرت امام حسنؓ کی عمر تھی۔

(الف) تقریباً 5 سال (ب) تقریباً 6 سال (ج) تقریباً 7 سال (د) تقریباً 8 سال

(3) آپؓ نے بطور خلیفۃ المسلمین ذمہ داریاں ادا کیں

(الف) تقریباً دو مہینے (ب) تقریباً تین مہینے (ج) تقریباً چار مہینے (د) تقریباً سات مہینے

(4) حضرت امام حسنؓ کی وفات ہوئی۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) مدینہ منورہ میں (ج) عراق میں (د) شام میں

(5) امام حسنؓ کو اہم ذمہ داریوں پر مامور کیا۔

(الف) حضرت ابو بکر صدیقؓ (ب) حضرت عمر فاروقؓ (ج) حضرت عثمانؓ (د) حضرت علی المرتضیٰؓ

سوال نمبر 2: مختصر جواب لکھیں

س 1: نبی اکرم ﷺ نے سیدنا امام حسنؓ عنہ سے اپنی محبت کے بارے میں کیا فرمایا؟

ج: رسول اکرم ﷺ آپؓ سے بے حد محبت فرماتے تھے۔

س 2: حضرت عمرؓ نے حضرت امام حسنؓ سے محبت کا اظہار کس طرح کیا؟

ج: حضرت عمرؓ کو امام حسنؓ سے اتنی محبت تھی کہ جب حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو انھوں نے امام حسنؓ کے وظائف کو سب سے زیادہ مقرر کیے۔

س 3: حضرت امام حسنؓ کی سیرت و کردار کے بارے میں دو جملے تحریر کریں۔

ج: امام حسنؓ اعلیٰ سیرت و کردار کے مالک تھے ضرورت مندوں کی مدد کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

س 1: حضرت امام حسنؓ کا مقام و مرتبہ بیان کریں۔

ج: رسول اکرم ﷺ آپؓ سے بے حد محبت فرماتے تھے ایک صحابی حضرت براء بن عاذبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو حسن بن علی کو اپنے کندھے اُٹھائے دیکھا آپ ﷺ فرمارہے تھے۔

ترجمہ: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اور حسنؓ آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھے تھے آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے تھے اور ایک مرتبہ حسنؓ کی طرف دیکھتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: یہ میرا بیٹا سردار ہے اور امیر ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

س 2: خلفائے راشدین کی حضرت امام حسنؓ سے محبت کے بارے میں ایک نوٹ لکھیں۔

ج: خلفائے راشدین کو حضرت امام حسنؓ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ حضرت عمرؓ حضرت حسنؓ بہت محبت کرتے تھے۔ ایک دفعہ مال غنیمت کا سامان آیا تھا تو پیسے گننے والا پیسے گن رہا تھا کہ کس کو کتنا کتنا دیتا ہے تو اس وقت حضرت امام حسنؓ تشریف لائے۔ تو گننے والے نے یہ کہا اس کو کتنا دو تو آپؓ نے فرمایا کہ ایک ہزار اس کے بعد حضرت عمرؓ کا بیٹا تشریف لائے تو گننے والے نے کہا کہ اس کو کتنا دو تو عمرؓ نے فرمایا پانچ سو تو عبداللہ ابن عمر نے کہا اباجان مجھے پانچ سو دیے جبکہ حضرت حسنؓ کو ایک ہزار کیوں دیے تو آپؓ نے فرمایا کہ یہ حضور ﷺ کی گود میں بڑا ہوا ہے حضرت عثمانؓ بھی امام حسنؓ سے بہت محبت کرتے تھے۔

س 3: نبی اکرم ﷺ کی حضرت امام حسنؓ سے محبت بیان کریں۔

ج: رسول اکرم ﷺ آپؓ سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ ایک صحابی حضرت برادین عاذبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو حسن بن علی کو اپنے کندے اُٹھائے ہوئے دیکھا آپ ﷺ فرمارہے تھے۔

ترجمہ: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور حسنؓ آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھے تھے آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے تھے اور ایک مرتبہ حسنؓ کی طرف دیکھتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا

ترجمہ: یہ میرا بیٹا سردار ہے اور امید ہے اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی سب سے بڑی بیٹی کا نام ہے۔

(الف) حضرت زینبؓ (ب) حضرت ام کلثومؓ (ج) حضرت عائشہؓ (د) حضرت رقیہؓ

(2) حضرت زینبؓ کا نام زینب رکھا

(الف) حضرت فاطمہ الزہراؓ نے (ب) حضرت علیؓ نے

(ج) سیدنا امام حسنؓ نے (د) نبی اکرم ﷺ نے

(3) حضرت زینبؓ کے بھائی سیدنا امام حسینؓ شہید ہوئے۔

(الف) کربلا میں (ب) کوفہ میں (ج) نجف میں (د) القادسیہ میں

(4) حضرت زینبؓ کی ولادت جمادی الاول میں ہوئی۔

(الف) 3 ہجری میں (ب) 4 ہجری میں (ج) 5 ہجری میں (د) 6 ہجری میں

(5) حضرت زینبؓ کے شوہر رشتے میں حضرت علیؓ کے تھے

(الف) بھتیجے (ب) بھانجے (ج) دوست (د) قریبی عزیز

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: سیدنا امام حسینؓ حضرت زینبؓ کی تعظیم کس طرح فرماتے؟

ج: آپؓ کے بھائی سیدنا امام حسینؓ آپؓ کی بے حد تعظیم کرتے تھے۔ جب آپؓ تشریف لاتیں تو کھڑے ہو کر استقبال کرتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے۔

س2: حضرت زینبؓ کو معاملہ فہمی اور عقل مندی کی بنا پر کیا کہا جاتا تھا؟

ج: حضرت زینبؓ انتہائی عقل منداور معاملہ فہم تھیں اسی لیے خاندان میں آپؓ کو عقیلہ بنی ہاشم کہا جاتا تھا۔

س3: حضرت زینبؓ کی سیرت و کردار کے بارے میں دو جملے تحریر کریں۔

ج: حضرت زینبؓ انتہائی عقل منداور معاملہ فہم تھیں۔ اسی لیے خاندان میں آپؓ کو عقیلہ بنی ہاشم کہا جاتا تھا آپ استقامت، جرأت، ایثار اور شجاعت کا بہترین نمونہ تھیں۔

س3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: حضرت زینب بنت علیؓ کا مقام و مرتبہ بیان کریں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: تاریخ اسلام میں سیدہ زینبؓ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔ آپؓ کے بھائی سیدنا امام حسینؓ آپؓ کی بے حد تعظیم کرتے تھے۔ جب آپؓ تشریف لاتیں تو کھڑے ہو کر استقبال کرتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

س2: حضرت زینب بنت علیؓ کی سیرت نمایاں خوبی بہادری اور شجاعت کے بارے میں ایک واقعہ تحریر کریں۔

ج: امیر المومنین حضرت علیؓ نے اپنی بیٹی کا رشتہ اپنے بھتیجے حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ سے کیا۔ کربلا میں آپؓ اپنے بھائی امام حسینؓ کے ساتھ موجود تھیں۔ جب کربلا میں اما حسینؓ یزیدی فوج کے ہاتھوں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے تو آپؓ کو قیدیوں کے ساتھ یزید کے دربار میں لے جایا گیا۔ یزید کے دربار میں حاضری کے موقع پر آپؓ نے یزید کے سامنے ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپؓ نے یزید کے فعل بد کی بھرپور الفاظ میں مذمت کی۔ آپؓ کا خطبہ اس قدر جاندار اور موثر تھا کہ دربار میں موجود کسی شخص کو بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی

س3: حضرت زینبؓ خواتین اسلام کے لیے کس طرح مشعل راہ ہیں؟

ج: حضرت زینبؓ انتہائی عقل مند اور معاملہ فہم تھیں اسی لیے خاندان میں آپؓ کو عقیلہ بنی ہاشم کہا جاتا تھا۔ آپ استقامت، جرأت، ایثار اور شجاعت کا بہترین نمونہ تھیں آپؓ کی زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے ایک مثالی نمونہ پایا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں سیدہ زینبؓ مسلمان عورت کے لیے مشعل راہ ہیں۔ آپؓ کی سیرت خواتین کو عملی جدوجہد پر آمادہ کرتی ہے۔ اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے پر ابھارتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) حضرت ابوہریرہؓ مدینہ منورہ تشریف لائے۔

(الف) غزوہ بدر میں (ب) غزوہ احد میں (ج) غزوہ خیبر میں (د) فتح مکہ کے موقع پر

(2) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حقیقی بہن تھیں۔

(الف) اماالمومنین حضرت عائشہؓ (ب) ام المومنین حضرت میمونہؓ

(ج) ام المومنین حضرت عائشہؓ (د) اماالمومنین حضرت زینب بنت حجشؓ

(3) اس امت کے سب سے بڑے قاری ہیں

(الف) حضرت عب اللہ بن عمرؓ (ب) حضرت زید بن ثابتؓ

(ج) حضرت ابی بن کعبؓ (د) حضرت عبداللہ بن عباسؓ

(4) حضرت زید بن ثابتؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حکم سے زبان سیکھی

(الف) سریانی (ب) ہندی (ج) لاطینی (د) چینی

(5) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نبی اکرم ﷺ کے تھے۔

(الف) چچا (ب) چچازاد (ج) ماموں (د) خالو

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کن غزوات میں شریک نہ ہو سکے تھے؟

ج: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کم سنی کی وجہ سے غزوہ بدر اور احد میں شریک نہ ہو سکے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

س2: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں امام مالک کا ایک قول لکھیں۔

ج: امام مالک فرماتے ہیں:

عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت کے بعد لوگوں کے امام ہیں۔آپ نے 60 سال لوگوں کو فتویٰ دینے میں گزارے

س3: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو نبی اکرم ﷺ نے کیا دعا دی؟

ج: اے اللہ ﷺ اسے حکمت اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا فرما۔

س4: حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں پختگی کی وجہ بیان کریں۔

ج: حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں پختگی کی وجہ یہ ہے کہ آپؓ ہمیشہ حضور کے ساتھ رہے اور سب صحابہ کرام اور تابعین بھی آپؓ سے حدیث نبوی کا علم حاصل کرتے تھے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں

س1: حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ کا تفصیلی تعارف کرائیں۔

ج: حضرت ابی بن کعبؓ کے والد کا نام کعب بن قیس اور والدہ کا نام صیلہ بنت الاسود تھا۔آپؓ کی کنیت ابوالمنذر تھی۔ حضرت ابی بن کعبؓ کا تعلق قبیلہ بنو بخار سے تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ آپؓ کو'' سید المسلمین'' کہتے تھے حضرت زید بن ثابتؓ کے والد کا نام ثابت بن ضحاک اور والدہ کا نام ام جمیل تھا۔آپؓ کی کنیت ابو سعید اور ابو خارجہ تھی۔آپؓ کا تعلق قبیلہ بنی بخار سے تھا۔ حضرت زید بن ثابت قرآن مجید اور اسلامی احکام کے بہ بڑے عالم تھے۔ حضرت زید بن ثابتؓ 5 ہجری کے بعد فوت ہوئے۔ نماز جنازہ خلیفہ مروان بن حکم نے پڑھائی۔آپؓ کی وفات پر لوگوں نے کہا کہ آج سب سے بڑا عالم وفات پا گیا -

س2: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اوصاف بیان کریں۔

ج: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نہایت عبادت گزار اور سخی فیاض تھے۔آپؓ رات بھر نماز میں مصروف رہتے اگر کہیں سے کوئی حال آجاتا تو فوراً صدقہ کر دیتے۔ کھانا کھاتے تو کسی کو کھانے میں ضرور شریک کرتے۔ کبھی سیر ہو کر نہ کھاتے راستے میں ملنے والے ہر چھوٹے اور بڑے کو سلام ضرور کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ علم حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔

س3: حضرت زید بن ثابتؓ کا خلفائے راشدین کے نزدیک کیا مقام و مرتبہ تھا؟

ج: حضرت زید بن ثابت قرآن مجید اور اسلامی احکام کے بہت بڑے عالم تھے۔ تمام خلفائے راشدین آپؓ سے مختلف معاملات میں رائے اور فتویٰ لیا کرتے تھے حضرت عمر فاروقؓ نے جب اپنے دور خلافت میں صحابہ کرام کو مختلف شہروں میں مفتی اور قاضی بنا کر بھیجا تو حضرت زید بن ثابتؓ کو مدینہ منورہ ہی میں رکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے خود آپؓ کو علم لفرائض کا سب سے بڑا علم قرار دیا۔

صوفیاء کرام

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام تھا۔

(الف) محمد (ب) احمد (ج) عمر (د) جنید

(2) حضرت بہاؤالدین زکریاؒ خلیفہ تھے

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(الف) حضرت شہاب الدین سروردیؒ (ب) حضرت جنید بغدادیؒ کے

(3) حضرت شہاب الدین سہروردیؒ نے وفات پائی۔

(الف) 432ہجری میں (ب) 532ہجری میں (ج) 632ہجری میں (د) 732ہجری میں

(4) حضرت جنید بغدادیؒ کی کنیت تھی۔

(الف) ابو محمد (ب) ابوالقاسم (ج) ابو حفص (د) ابو عبداللہ

(5) حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ کا تعلق تھا۔

(الف) بصرہ سے (ب) بغداد سے (ج) بخارا سے (د) زنجان سے

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ نے کن بزرگوں سے علم حاصل کیا؟

ج: حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ نے علم کے لیے محمد باب السماسی کے پاس لائے محمد السماسی کی وفات کے بعد آپ ان کے خلیفہ امیر کلال کی خدمت میں رہے۔

س2: حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے القاب لکھیں؟

ج: حضرت شہاب الدین سہروردی کے لقب شہاب الدین، شیخ الاسلام اور شیخ الشیوخ تھا۔

س3: حضرت شہاب الدن سہروردیؒ کے اساتذہ کے نام لکھیں۔

ج: حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے اساتذہ کے نام میں امام بیہقی، علما خطیب بغدادی اور امام قشیری اور شیخ عبدالقادر جیلانی سر فہرست ہیں۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ کا تعارف کروائیں۔

ج: حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ کا نام محمد بند محمد تھا آپ کی علادت 717ہجری میں بخارا کے قریب ایک گاؤں کشک ہندوان میں ہوئی جس کا نام بعد میں بدل کر کشک عارفان ہو گیا حضرت بہاؤالدین تصوف کے مشہور سلسلہ نقشبندیہ کے بانی تھے۔ آپ کا ایک لقب الشاہ بھی تھا جس کے معنی روحانی رہبر کے ہیں۔ حضرت بہاؤالدین کا وصال 790ہجری میں ہوا آپ کا مزار بخارا شہر کے قریب واقع ہے۔

س2: حضرت بہاؤالدین کی چند ذاتی اوصاف بیان کریں۔

ج: حضرت بہاؤالدینؒ ولی کامل اور شریعت کے مطابق عمل کرنے والے بزرگ تھے آپ عوام الناس کی اصلاح فرماتے۔ نیکی اور ہدایت کے راستے کی طرف ان کی رہنمائی فرماتے آپ کرائے کے مکان میں رہتے اور خود محنت کر کے کھاتے۔ آپ کا پیشہ زراعت تھا گویا آپ لوگوں کے لیے زہد و تقویٰ کی اعلیٰ مثال تھے۔

س3: حضرت شہاب الدینؒ کا تعارف کروائیں۔

ج: حضرت شہاب الدین سہروردیؒ 539ہجری میں آزر بائیجان کے دارالحکومت زنجان کے قریب ایک قصبہ سہرورد میں پیدا ہوئے آپ کا نام عمر بن احمد، کنیت ابو حفص اور لقب شہاب الدین، شیخ الاسلام اور شیخ الشیوخ تھا۔ آپ تصوف کے معروف سلسلہ سہروردیہ کے سربراہ عبدالقادر ابو نجیب سہروردی کے بھتیجے تھے۔

علما و مفکرین

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) امیر المومنین فی الحدیث کا لقب ہے

(الف) امام بخاری (ب) امام محمد (ج) امام احمد بن حنبل (د) امام شافعی

(2) امام شافعیؒ کا سلسلہ نسب ملتا ہے۔

(الف) حضرت ابو بکرؓ (ب) حضرت عمر فاروقؓ

(ج) حضرت علیؓ (د) نبی اکرم ﷺ

(3) امام شافعیؒ کا اصل نام ہے۔

(الف) احمد (ب) محمد (ج) اسماعیل (د) ابراہیم

(4) امام شافعیؒ نے دس سال کی عمر حد تک کی کتاب الموطا حفظ کر لی الموطا تصنیف ہے۔

(الف) امام ابو حنیفہؒ کی (ب) امام احمد بن حنبلؒ کی

(ج) امام انس بن مالکؒ (د) امام شافعیؒ کی

(5) امام احمد بن حنبلؒ کی مسند میں احادیث کی تعداد ہے۔

(الف) بیس ہزار (ب) تیس ہزار (ج) چالیس ہزار (د) پچاس ہزار

سوال 2: مختصر جواب لکھیں

س 1: امام بخاری کی "الجامع الصحیح" کی خوبی کیا ہے؟

ج: امام بخاری کی الجامع الصحیح کی خوبی یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے جب یہ احادیث لکھی تو باوضو اور دوسری خوبی یہ ہے کہ اس میں تمام احادیث صحیح ہیں۔

س 2: خلیفہ مامون الرشید کے دور میں کس فتنے نے جنم لیا؟

ج: خلیفہ مامون الرشید عباسی کے عہد میں ایک بہت بڑے فتنے نے جنم لیا۔ کچھ لوگوں کی رائے یہ تھی قرآن مجید بھی دیگر چیزوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے یہ بات اسلامی عقیدے کی صریح خلاف تھی۔ بد قسمتی سے خلیفہ بھی ان لوگوں کا حامی ہو گیا جو قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل تھے۔

س 3: امام شافعیؒ کے دو اساتذہ کے نام لکھیں۔

ج: امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ

س 4: امام شافعیؒ کے دو مشہور کتابوں کے نام لکھیں۔

ج: الام اور ا لرسالہ ہے

س 5: امام احمد بن حنبلؒ نے علم حدیث کہاں سے حاصل کیا؟

ج: آپؒ نے ابتدائی تعلیم بغداد میں حاصل کی علم حدیث حاصل کرنے کے لیے آپؒ نے عراق، حجاز یمن اور شام کے علمی مراکز سے حاصل کی۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

س 1: حضرت امام بخاریؒ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: بخاریؒ شوال 194 ہجری روز جمعۃ المبارک (809 عیسوی) ازبکستان کے شہر میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد اسماعیل اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپؒ کو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت بھی ہوئی۔ جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صحیح احادیث کو ایک جگہ جمع کرنا ایک اچھا اور نیک عمل ہے۔ آپؒ کی تیار کردہ کتب کا نام " الجامع الصحیح" جو صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب حضرت محمد ﷺ کے اقوال و افعال کو معلوم کرنے کا سب سے صحیح اور اہم زریعہ ہے

س2: امام شافعیؒ کو خلیفہ ہارون الرشید کے دربار میں پیش کیے جانے کا واقعہ تحریر کریں۔

ج: ایک مرتبہ یمن کا گورنر مکہ مکرمہ میں آیا تو وہاں اس کی ملاقات امام شافعیؒ سے ہوئی۔ وہ آپؒ کو گفتگو سن کر بہت متاثر ہوا اور اپنے ساتھ یمن لے گیا ۔ یمن میں آپ کو ایک سرکاری عہدہ دیا گیا۔ مگر حاسدوں نے امام شافعی پر جھوٹا الزام لگا کر امام شافعی کو گرفتار کرا دیا۔ انہیں گرفتار کر کے خلیفہ ہارون الرشید کے پاس لے جایا گیا۔ جب خلیفہ نے امام شافعی سے ملاقات ہوئی تو وہ امام شافعی کے حسن بیان اور وسعت علم سے بڑا متاثر ہوا ۔ وہیں امام شافعی کی ملاقات فقہ حنفی کے مشہور امام محمد بن حسن شیبانیؒ سے ہوئی۔ اب امام شافعیؒ نے امام محمدؒ سے فقہ حنفی کو تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ یوں امام شافعیؒ واحد شخص ہیں۔ جنہوں نے امام ابو حنیفہؒ کی فقہ اور امام مالکؒ کی فقہ کی تعلیم حاصل کی۔

س3: امام احمد بن حنبلؒ کا علمی مقام اور مرتبہ تحریر کریں۔

ج: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مشور معروف بلند پایہ قائد ماہر علوم اسلامی اور ایک نہایت اولوالعزم شخصیت تھے آپؒ اہل سنت کے چار مشہور اماموں میں سے ایک ہیں آپؒ کے پیروکاروں کو حنبلی کہا جاتا ہے۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم بغداد میں حاصل کی امام احمد بن حنبلؒ نے حدیث رسول ﷺ کی بہت خدمت کی آپؒ کے شاگرد کو شمار کرنا ممکن نہیں۔

فاتحین

(موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد)

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) طارق بن زیاد نے فتح کیا۔

(الف) افریقہ (ب) شام (ج) عراق (د) جرمنی

(2) طارق بن زیاد پیدا ہوئے

(الف) 40 ہجری (ب) 50 ہجری (ج) 60 ہجری (د) 70 ہجری

(3) موسیٰ بن نصیر نے وفات پائی

(الف) 67 ہجری (ب) 77 ہجری (ج) 87 ہجری (د) 97 ہجری

(4) افریقا کے مسلم گورنر کا نام تھا۔

(الف) محمد بن قاسم (ب) موسیٰ بن نصیر (ج) ابو موسیٰ اشعری (د) عمرو بن العاص

(5) موسیٰ بن نصیر نے طارق کو والی مقرر کیا

(الف) بصری کا (ب) نجف کا (ج) طنجہ کا (د) بغداد کا

(6) موسیٰ بن نصیر کو افریقہ کا گورنر بنایا۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(الف) امیر معاویہ نے (ب) عبدالملک بن مروان نے
(ج) والید بن عبدالملک نے (د) سلیمان بن عبدالملک نے

(7) سپین کے بادشاہ کا نام تھا

(الف) راڈک (ب) کاونٹ جولین (ج) تھیوڈمیر (د) وٹیزا

(8) اندلس کو افریقہ کی سرحدوں کی حفاظت کی غرض سے فتح کیا گیا۔

(الف) مشرقی (ب) مغربی (ج) شمالی (د) جنوبی

(9) فتح اندلس کی جنگ جاری رہی

(الف) دو دن (ب) تین دن (ج) چار دن (د) آٹھ دن

(10) طارق بن زیاد نے اپنے سپاہیوں سے خطاب کیا۔

(الف) جبل احد پر (ب) جبرالٹر پر (ج) جبل ثور پر (د) کوہ طور پر

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں

س1: طارق بن زیاد کون تھا؟

ج: طارق بن زیاد افریقا کے مسلم گورنر موسیٰ بن نصیر کا آزاد کردہ غلام اور نائب تھا۔

س2: موسیٰ بن نصیر کون تھا؟

ج: موسیٰ بن نصیر بنوامیہ کے مشہور خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور خلافت میں افریقہ اور اس کے نواحی علاقوں کے گورنر تھے۔

س3: طارق بن زیاد نے ساحل پر گیا حکم دیا۔

ج: طارق بن زیاد نے ساحل پر اترنے کے بعد اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ کشتیوں کو جلا دیا جائے۔

س4: اندلس پر مسلمانوں نے کتنا عرصہ حکومت کی۔

ج: اندلس پر مسلمانوں نے 800 سو سال حکومت کی۔

س5: طارق بن زیاد کے خطبے کا کیا اثر ہوا؟

ج: طارق بن زیاد کے خطبے سے سپاہیوں کے دلوں میں نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں صرف آٹھ دنوں میں وہ اندلس کے بادشاہ راڈرک کی ایک لاکھ فوج کو شکست دے دیتے ہیں اور 9 ہجری میں اندلس پر اگلے 800 سال کے لیے مسلمانوں کی حکمرانی قائم ہو جاتی ہے۔

س6: موسیٰ بن نصیر کن علاقوں کا گورنر دیا؟

ج: موسیٰ بن نصیر بصری، مصر اور افریقہ کے گورنر بنے تو شمالی سرحدوں کا محفوظ کرنے کے لئے اندلس کو فتح کرنے کا فیصلہ کیا۔

س7: موسیٰ بن نصیر نے کہاں وفات پائی؟

ج: حج سے واپسی پر مرالظہران کی وادی میں موسیٰ بن نصیر کی وفات ہو گئی۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

س1: طارق بن زیاد کا تعارف کروائیں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: طارق بن زیاد کا تعلق شمالی افریقہ کے بربر قبائل سے تھا۔ وہ بہادری اور عسکری قابلیت میں اپنی مثال آپ تھے۔ طارق بن زیادہ نامور مسلمان جرنیل موسیٰ بن نصیر کے تربیت یافتہ تھے۔ موسیٰ بن نصیر نے انہیں شہر طنجہ کا حاکم اور شمالی افریقہ میں اسلامی افواج کا سپہ سالار مقرر کیا۔

س2: موسیٰ بن نصیر کا تعارف کروائیں۔

ج: موسیٰ بن نصیر بنو امیہ کے مشہور خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور خلافت میں افریقہ اور اس کے نواحی علاقوں کے گورنر تھے۔ بہترین سپاہی اور عظیم سپہ سالار تھے۔ آپ نے خلافت اسلامیہ کے ماتحت علاقوں کی فتح اور استحکام میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ بصریٰ کے گورنر بھی رہے۔ مصر میں بھی کافی عرصہ گزارا۔

س3: طارق بن زیاد کا خطبہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

ج: طارق بن زیاد نے ساحل پر اترنے کے بعد اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ کشتیوں کو جلا دیا جائے اسکے باوجود انہوں نے سپاہیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اب واپس جانے کا کوئی راستہ نہیں رہا۔ تمہارے پیچھے سمندر ہے اور آگے دشمن کا ملک ہے اب یا تو دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے۔ اور ان پر فتح حاصل کرنا ہے یا پیچھے دریا میں ڈوب مرنا ہے۔

اسلام میں علم کی اہمیت

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) حصول علم کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔

(الف) یہودیت نے　(ب) عیسائیت نے　(ج) اسلام نے　(د) مجوسیت نے

(2) قرآن مجید میں لفظ علم آیا ہے۔

(الف) 80 دفعہ　(ب) 60 دفعہ　(ج) 70 دفعہ　(د) 80 دفعہ

(3) حضرت عمرؓ کی اجازت سے مسجد نبوی میں درس دیتے تھے۔

(الف) حضرت تمیم داریؓ　(ب) حضرت طلحہؓ

(ج) حضرت زبیرؓ　(د) حضرت عبداللہ بن عمرؓ

(4) صحابہ کرامؓ کی تجویز پر اسلامی کیلنڈر جاری کیا:

(الف) حضرت ابو بکر صدیقؓ　(ب) حضرت عمر فاروقؓ

(ج) حضرت عثمان غنیؓ　(د) حضرت علی المرتضیٰؓ

(5) ابن سینا کی کتاب کا نام ہے۔

(الف) الحادی　(ب) القانون　(ج) الکلیات　(د) الجواہر

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں۔

س1: قرآن مجید میں علم کے معنی میں استعمال ہونے والے کوئی سے تین الفاظ لکھیں

جواب: علم کے معنی میں استعمال ہونے والے دیگر الفاظ مثلاً یتفکرون یتدبرون یعقلون

س2: کتب حدیث میں علم سے متعلق احادیث کن عنوانات کے تحت جمع کی گئی ہیں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: حدیث کی تمام کتابوں میں "کتاب العلم" یا "باب العلم" کے عنوان کے تحت علم سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہے۔

س3: دینی اور سائنسی علوم میں فرق واضح کریں؟

ج: اسلام میں علوم کی دو بنیادی اقسام ہیں: دینی علوم اور سائنسی علوم۔ دینی علوم کا ماخذ اور سرچشمہ قرآن وسنت ہیں اور سائنسی علوم کا ماخذ یا ذریعہ تجربہ اور نظریہ ہے۔

س4: عربی گرام کس خلیفہ راشد کے دور میں مرتب ہوئی؟

ج: عربی گرام حضرت علی راشد کے دور میں مرتب ہوئی۔

س5: تین مسلم سائنسدانوں کی کتب کے نام لکھیں

ج: ان کتب میں ابن سینا کی "القانون" رازی کی "الحادی" اور ابن رشد کی "الکلیات"

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

سوال1: دینی وسائنسی علوم کے حصول سے متعلق اسلام کا نظریہ واضح کریں۔

جواب: اسلام دینی اور سائنسی دونوں علوم حاصل کرنے پر زور دیتا ہے۔ یہ علوم علم ہونے کے اعتبار سے برے نہیں ہو سکتے۔ وہ علم برا ہوتا ہے یا اُس علم کا سیکھنا برائی ہے جو انسانیت کے لیے نقصان دہ ہو اسلام ایسے علوم سیکھنے سے منع فرماتا ہے اور ایسے علوم سیکھنے کی ترغیب دیتا ہے جو انسانیت کے لیے نفع بخش اور فائدہ مند ہوں۔ جس طرح دینی علوم کو سیکھ انہیں انسانیت کی فلاح کے لیے استعمال کرنا لازمی ہے اسی طرح سائنسی علوم کے سیکھنے کا مقصد بی انسانیت کی فلاح ہونی چاہئے

س2: علم کی نشر واشاعت کے حوالے سے خلافت راشدہ میں اٹھائے گئے اقدامات پر تفصیلاً روشنی ڈالیں۔

ج: رسول کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد میں علوم کے فروغ کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے گئے رسول ﷺ نے ہر اس علم سے فائدہ اٹھایا جس سے انسانیت کو سہولیت، حفاظت اور ترقی حاصل ہو سکتی تھی جہالت اور لاعلمی کے خلاف جنگ لڑی لکھنے پڑھنے کو اہمیت دی اور تعلیم و تعلم کو رواج دیا۔

س3: قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی اہمیت واضح کریں۔

ج: اسلام کے علاوہ کوئی دین ایسا نہیں جس میں علم کو بھرپور اور مکمل اہمیت دی گئی ہو نبی کریم ﷺ کے جو پہلی وحی نازل ہوئی اس کا آغاز ہی پڑھنے سے ہوا۔ فرمایا

ترجمہ: آپ ﷺ اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے سب کو پیدا فرمایا

پھر علم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا۔

ترجمہ: آپ ﷺ پڑھیے اور آپ ﷺ کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ جس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

دوسری وحی کے الفاظ کا آغاز بھی قلم اور تحریر کی قسم کیساتھ ہوا۔

ترجمہ: قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔

اسلام اور امن عامہ

مشق

سوال نمبر1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(1) لفظ اسلام کا معنی ہے۔

(الف) بندگی (ب) کامیابی (ج) خوش خبری (د) سلامتی

(2) حدیث کے مطابق مومنوں کی مثال ہے۔

(الف) ایک جسم کی مانند (ب) ایک قوم کی مانند (ج) ایک عمارت کی مانند (د) ایک لشکر کی مانند

(3) اسلامی قانون کے مطابق کسی کو ناحق قتل کرنے والے کو ملتی ہے۔

(الف) دولت (ب) شہرت (ج) عزت (د) سزائے موت

(4) شریعت اسلامیہ کے مطابق ارکان اسلام کی ادائیگی ہے

(الف) فرض (ب) سنت (ج) مستحب (د) فرض کفایہ

(5) قتل وغارا اور فتنہ وفساد کا سب سے بڑھ کر سبب کیا ہے۔

(الف) یہودیت نے (ب) عیسائیت نے (ج) اسلام نے (د) مجوسیت نے

سوال نمبر2: مختصر جواب لکھیں

س1: پرامن زندگی گزارنے کے لیے اسلام کی دو تعلیمات بیان کریں

ج: امن سے مالا مال زندگی گزارنے کے لیے اسلام نے دو طرح کی تعلیمات دیں۔

★ سب انسان پیار محبت اور امن وسکون کے ساتھ زندگی گزاریں

★ پیار محبت اور امن وسکون کو برباد کرنے والے کاموں سے باز رہیں۔

س2: معاشرے میں امن وامان کے قیام کے لئے حقوق العباد کی اہمیت واضح کریں۔

ج: جنگوں میں کبھی امن کے قیام کو پہلی ترجیح رکھا

اسلام نے حقوق العباد کو ادا کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے

امن وامان کی صورت حال وہیں خراب ہوتی ہے جہاں دوسروں کے حقوق ادا نہ کیے جا رہے ہوں۔

س3: آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (ولا تفسدو۔۔۔۔ من المحسنین)

ج: ترجمہ: اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اس (اللہ) کو خوف اور امید سے پکارو بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے قریب ہے

س4: حدیث کا ترجمہ لکھیں۔ (المسلم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔من لسانہ

ج: ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہے۔

س5: حجۃالوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے جان ومال کے متعلق کیا فرمایا؟

ج: رسول کریم نے حجۃالوداع کے خطبے میں انسانوں کے ان بنیادی حقوق کی حفاظت کو یوں بیان فرمایا

ترجمہ: یقیناً تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبروں ایک دوسرے کے لئے قابل احترام ہیں۔

سوال نمبر3: تفصیلی جوابات دیں۔

س1: قرآن مجید اور حدیث نبوی کی روشنی میں واضح کریں کہ اسلام پرامن معاشرے کے قیام پر بہت زور دیتا ہے۔

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

ج: پیار محبت اور امن وسکون قائم کرنے کی اسلام میں بہت تاکید کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے پرامن اور پرسکون زندگی ہر انسان کا حق
حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ سے اور زبان سے مسلمان محفوظ رہے۔

رسول کریم ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ دوسروں کے خلاف اپنے دل میں نفرت نہ رکھو سب لوگ بھائیوں کی طرح رہو۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہے۔ اور نہ اس کو بے مدد چھوڑتا ہے اور نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسکو حقیر سمجھتا ہے۔

اگر کسی شخص کا مال ودولت چھین لیا جائے تو اس چوری کی سزا نافذ ہوتی ہے اور جو کسی کو بھی بے ابرو کرے اس پر کوڑوں کی سزا عائد ہوتی ہے۔ اسلام نے معاشرے کو پرسکون اور پرامن رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ اس لیے قرآن مجید فرمایا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ: اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اس اللہ کو خوف اور امید سے پکارو بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے قریب ہے

س2: پرامن معاشرے کے قیام اور بقا کے حوالہ سے اسوہ نبوی پر تفصیلاً روشنی ڈالیں۔

ج: اسلام امن وسلامتی کا دین ہے پیار محبت اور امن وسکون قائم کرنے کی اسلام نے بہت زیادہ تاکید ہے۔ رسول ﷺ کی سیرت ہمیں امن عامہ قائم کرنے کا بہترین درس دیتی ہے۔ ہجرت مدینہ کے فوراً بعد آپ ﷺ نے مدینہ کے اندر اور گرد نواح میں امن قائم کرنے کے لیے تمام قبائل کے ساتھ معاہدے کیے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو پرامن رہنے کی تعلیم دی اور دشمنوں کے ساتھ بھی امن پسندی کے تحت ہی معاہدات کرو جنگوں میں بھی امن کے قیام کو پہلی ترجیح دی۔

س3: ایک مسلمان کی جان، مال اور عزت ابرو کے بارے میں اسلام کا نظریہ بیان کریں۔

ج: رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبے میں انسانوں کے ان بنیادی حقوق کے حفاظت کو یوں بیان فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے

ترجمہ: یقیناً تمہارا خون تمہارا مال اور تمہاری ابرو ایک دوسرے کے لیے قابل احترام ہے

یعنی ہمیں کسی کا ناحق کون نہیں کرنا چاہئے اس طرح لوگوں کے مال ودولت بھی ہم پر حرام ہے۔ یعنی ہمیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے کسی کا مال بھی ناحق نہیں کھانا چاہئے اور لوگوں کی عزت کرنا بھی ہمارا فرض ہیں۔

س4: مسلم معاشرے میں باہمی اخوت اور محبت کا منظر ایک حدیث کے ترجمے کے ذریعے سے واضح کریں۔

ج: اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات میں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ اہم ہے۔ آپ ﷺ نے مسلمان معاشرے کے باہمی محبت اور اخوت کو یوں بیان فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ: باہمی محبت اور رحم دلی میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے جب جسم کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم حرارت اور بے چینی سے تڑپ اٹھتا ہے اسلام نے انسانوں کے درمیان باہمی محبت اور اخوت قائم کرنے کے لیے بے مثال تعلیم دی ہے۔

س5: معاشرے میں فتنہ فساد پھیلانے سے متعلق اسلامی قانون ایک آیت مبارکہ کے ترجمے کے ذریعے سے بیان کریں۔

ج: اسلام سے بڑا مذہب کوئی نہیں جس نے قتل وغارت اور فتنہ فساد کا سد باب کیا ہو۔ اسلام نے یہ مستقل قانون بیان کیا ہے کہ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ: بے شک ان کی سزا یہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انہیں بری طرح قتل کیا جائے یا انہیں سولی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ (تو) ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے اخرت میں بڑا عذاب ہے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner